انگریزی گل جونتی

دیسی گل جونتی

اجزاء:- اس کا ایک حصہ ساڑھے تین حصہ الکوحل اور ۱۰ حصہ ہوا میں
الکوحل۔ ایتھر۔ آئل آف ٹرپن ماٹن کے حل اس میں تیل
جاہر ہیں سے بآسانی حل ہو جاتا ہے۔

مضرات:- قم معدہ کو نقصان پہنچاتا ہے گرم مزاجوں میں خشکی اور تے
پیدا کرتا ہے۔

مصلحات:- تازہ دودھ اور چائے اور بعض مزاجوں میں تخود بریاں سے
اس کے نقصانات کی تلافی ہوتی ہے۔

بدل:- روغن کنجد۔ روغن زیتون اور مولی کے بیجوں کا تیل بھی بعض موقعوں
پر اس کی جگہ کام دے جاتا ہے۔

مقدار خوراک:- ایک سے آٹھ ڈرام ایک سال کے بچے کیلئے ایک ڈرام۔

ارنڈ کے مختلف نام } مشہور نام:- ارنڈ۔ رینڈ۔ لال ارنڈ
اردو ارنڈ۔ پنجابی رنڈ۔ ہردو۔
ہردلی۔ پشتو ارنڈیے۔ بنگالی بیرانڈ۔ سدا بھیرانڈ۔ شمار دا ریڈی۔
گجراتی راتوا یرنڈو۔ مرہٹی ایرنڈی۔ پارسی لوئیا۔ چاتا باریک۔ ایرونڈ لی۔
کرناٹکی ایرنڈو۔ رنڈل کے۔ تلنگی ایراڈاپو۔ وے کن۔ برہمی کیسوی۔
اسامی:- ایری۔ سنسکرت:- ایرنڈم۔ استھولی رنڈ۔ ات چنچل۔
اتارہ۔ پنایرڈ۔ فارسی:- بیدانجیر۔ عربی خروع۔ حب الخروع
انگریزی:- کسٹر آئل پلانٹ۔ لاطینی:- ای سائی انس کمیونس +

اشینہ } آتشک کی سوفی صدی مجرب اور قطعی بے ضرر دوا ہے
آٹھ آٹھ صفحہ کی دو کتابیں مفت منگا کر اس کے بورے
حالات معلوم کیجئے +

ھدایت:- بیس منزا انسان کو بے ہوش کر دیتے ہیں۔ اور پچاس ساٹھ کھا لینے سے قوی مضبوط انسان بھی تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جاتا ہے اور اس مقدار سے کم بھی موجاتا ہے۔ نیز اس کا چھلکا بھی بہت زہریلا ہوتا ہے۔ یونانی اطبا کے نزدیک اس کی ساڑھے دس ماشہ خوراک ہلاک ہے۔ اس کے کھا لینے کے بعد انسان بچ نہیں ہو سکتا۔

منزا رنڈ کا زہر دور کرنا:- جیسا کہ ہم مندرجہ بالا سطور میں لکھ آئے ہیں کہ منزا رنڈ اور اس کا چھلکا مہلک ہے اس لئے ہر طبیب بلکہ غیر طبیب کو بھی اس سے واقف ہونا ضروری ہے۔

اور اگر کوئی ناواقف ہوتے ہوئے کھا بھی لے تو اس کے زہر کا جلد ازالہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ذیل میں ہم ایک نسخہ درج کرتے ہیں جو بفضلہ تعالےٰ ایسے زہر پر مسیحائے صادق کا کام دیگا۔ اور جس سے مسموم کا زہر زائل ہو جائے گا۔

ھو الشافی:- طباشیر ساڑھے چار ماشہ لیں اور پیسکر ایک چھٹانک سکنجبین اور ٹھنڈے پانی میں ملا کر حسب ضرورت مسموم کو دو تین مرتبہ پلائیں بفضلہ زہر کا اثر زائل ہو جائے گا۔ مقررہ مقدار سے زیادہ کھا لینے پر بھی مندرجہ بالا ترکیب مفید ثابت ہوگی۔

روغن بیدانجیر

ماھیت:- یہ ایک فکسڈ آئل یعنی گاڑھا تیل ہے جو ارنڈ کے بیجوں سے نکالا جاتا ہے۔ ہلکا سا زرد ملے بے رنگ ہونے کا گمان ہوتا ہے جو ایک خاص قسم کی دھیمی سی ہوتی ہے۔ ذائقہ:- قدرے تلخ اور ناگوار ہوتا ہے۔ اس کا وزن مخصوص ۹۵۰ سے ۹۷۰ تک ہے۔

[illegible] کی قیمت یوں بھی برائے نام ہے۔ ہمارے دارالکتب سلطانی
[illegible] مطبع مصار سے شائع ہونے والی اسی سائز کی تمام کتابوں کی قیمت ایک آنہ
[illegible] ہے۔ اس حساب سے اس بڑی بوٹی نمبر کے ۴۴ صفحات کی قیمت
[illegible] دو آنہ ہونی چاہیئے تھی۔ چھ سات آنہ ملاکوں کی قیمت اور سمجھیئے۔ کل
ایک روپیہ آٹھ آنہ بالکل جائز و مناسب قیمت ہے۔ ہماری عام کتابیں اسی
قیمت پر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں اور ملک کے گوشہ گوشہ میں پہنچ رہی
ہیں۔ پبلک نے جتنی قدر ان کتابوں کی کی ہے شاید ہی اور کتابوں کی کی ہو۔
انجمان کے خریداروں کو خوش ہونا چاہیئے کہ ان کو ایک ایسی کتاب جس کی قیمت
بالکل جائز طور پر ڈیڑھ روپیہ ہے صرف ایک روپیہ میں مل رہی ہے۔ ضرورت
ہے کہ ایسے رسالے کی اشاعت بڑھانے میں پورا پورا حصہ لیا جائے۔ جس
رسالے سے پبلک کو اتنا فیض حاصل ہو رہا ہے۔

مضرات:۔ معدہ کو سست اور قوت اشتہا کو کم کرتا ہے۔ نیز کرب اور
غلی لاتا ہے اور بعض اوقات اس سے قے کی بھی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

مصلحات:۔ کتیرا۔ مصطگی۔ کیکر کا گوند اور پودینہ وغیرہ اس سے مصلحات ہیں

بدل:۔ مغز چیپال۔ یا جلاپہ ہے۔ نیز اسہال کیلئے مغز جمالگوٹہ

نوٹ:۔ مغز بید انجیر کا دسواں حصہ مغز جمالگوٹہ اس کا بدل ہے۔

مغز ارنڈ کی مقدار اور اس کے اثرات

عام طور پر مغز بید انجیر دو سے چار ماشہ تک دوائً مستعمل ہیں۔ البتہ فالج اور
لقوہ کے مریض کو پانچ سے دس دانہ بلکہ پندرہ دانہ تک دیا جاتا ہے۔ اور حیض
کے جاری کرنے کے لئے چار ماشہ تک۔ اور بقول بعض سترہ دانوں تک دیا
جا سکتا ہے۔

تاریخ:- قدیم یونانی۔ ہندی۔ عربی اور مجوسی اطبا کو روغن بید [illegible]
چنانچہ سشرت۔ ہپراوی طوس۔ ثاؤفرسطس وغیرہ [illegible]
وغیرہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ (منیرہ میڈیکل)

طبیعت و مزاج وغیرہ:- بعض کے نزدیک دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔ اور بعض کا خیال ہے کہ تیسرے درجے میں گرم خشک ہے۔ واللہ اعلم

اقسام:- عرناوہ قسم کا پایا جاتا ہے۔ سفید۔ سرخ۔ سفید عام طور پر ہوتا ہے۔ سرخ کی ٹہنیاں اور پھول بالکل سرخ ہوتے ہیں۔ یہ بھی اکثر مل جاتا ہے۔

حصص مستعملہ:- عام طور پر مغز تخم ارنڈ۔ روغن بید انجیر۔ ارنڈ کی نرم شاخیں کھیاں اور بیج ارنڈ وغیرہ استعمال میں لائے جاتے ہیں۔

مغز ارنڈ کے کیمیائی افعال:- زرنیخ کو استعمال کیمیاوی کے لئے تیار کرنا ہو اس سے سم الفار اور ہڑتال کا بے دُود کشتہ ہو جاتا ہے۔ اس میں سیماب منعقد اور ہڑتال کا کیمیائی روغن بنانے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ اس کے اثر سے سم الفار کا روغن نکالا جاتا ہے۔ جو مس پر چرخ کرنے کے کام آتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

ارنڈ کے من حیث المجموع افعال و خواص:- ردی مواد کو تحلیل کرتا ہے۔ اور سرد اخلاط کو براہ راست خارج کرتا ہے۔ نیز مقل ہے۔

مکمل افعال و خواص کیلئے:- اس کتاب کا دوسرا حصہ ملاحظہ فرمایئے گا اس حصہ میں تو اب زیادہ لکھنے کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ دوسرے حصہ میں البتہ ارنڈ پر ایک مفصل مضمون سپرد قلم کیا جائے گا۔ جس میں ایسے ایسے قیمتی راز پیش کئے جائیں گے کہ ان میں سے کسی ایک راز کی قیمت ہی تمام کتاب کی قیمت سے پچاس گنا زیادہ ہو سکتی ہے ——— پھر آبیات کے

ارنڈ ——— اسکے خواص وفوائد پر ایک تفصیلی تبصرہ

از حکیم حاجی مولوی مولینا محمد عبداللہ صاحب زید فیوضہ العالی ——— رئیس

ہیئت وشناخت :- یہ ایک مشہور و معروف پودا ہے جو نار کے جھاڑ سے کچھ ذرا اونچا ہوتا ہے۔ بعض اوقات اچھی نشوونما اور پرورش کے ساتھ بڑھ کر درخت کی صورت بھی اختیار کر لیتا ہے۔ اس کا اصلی مسکن تو براعظم افریقہ ہے۔ لیکن اب ہندوستان میں عام طور پر ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ بعض مذہب خطے کے لوگ اسکے پتوں سے نفع اندوز ہونے کیلئے اسے خود بوتے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں تو از خود بلا بے دریغ ماں کی طرح اگ آتے ہیں۔ جسکو لوگ فضول خیال کرتے ہیں۔

پتے :- بہت چوڑے اور ہاتھ کی انگلیوں کی طرح پھیلے ہوئے انجیر کے پتوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ ہر ایک پتے میں سات شاخیں ہوتی ہیں۔

پھول :- چھوٹے چھوٹے سرخی مائل ہوتے ہیں۔

پھل :- کانٹے دار ہوتے ہیں۔ شروع میں سبز اور پکنے پر سرخ یا زرد رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ بیرونی سطح پر کانٹے ہوتے ہیں۔ خوشبو مرغوب طبع ہوتی ہے۔

تخم :- پھل کے اندر سے بیج نکلتے ہیں۔ یہی اس کے تخم ہیں۔ یہ عموماً چپٹے اور کسی قدر بیضوی شکل کے ہوتے ہیں۔ ان کی ایک طرف نکیلی اور لمبائی دو تہائی انچ اور چوڑائی ایک تہائی انچ ہوتی ہے۔

مغز تخم :- تخم سے چھلکا دور کر دینے پر جو سفید یا چکنی گری نکلتی ہے وہی مغز کہلاتی ہے۔ اس میں بڑا پتہ ملغوف ہوتا ہے

روغن :- روغن بید انجیر کی نسبت تخم بید انجیر میں یعنی تیل ارنڈ کی نسبت بیجوں میں دس گنا سہلہ تاثیر ہوتی ہے۔

ارنڈ

ہر گھر میں موجود رہنے کے قابل کتابیں جو بمثل آفتاب روشن ہو چکی ہیں

تصنیفات

عالیجناب حکیم محمد عبداللہ صاحب

روڑوی

ملنے کا پتہ

دارالکتب سلیمانی روڑی ضلع حصار یا گپتا اینڈ کمپنی ٹوہانہ ضلع حصار منگوائیں

دفعیہ نکسیر:- بکن کو گھوٹ کر سر پر باندھیں نکسیر فوراً بند ہو گی۔
دفعیہ کثرت پیاس:- بکن گھوٹ کر مصری ملا کر پلائیں۔
دفعیہ ورم و سوجن:- بکن کوٹ کر باندھیں۔ ورم تحلیل ہو گا۔
دفعیہ لفت الدم:- بکن ایکتولہ۔ مرچ سیاہ پانچ عدد گھوٹ کر پائیں۔
دفعیہ جلن دست و پا:- بکن گھوٹ کر مہندی کی طرح ہاتھ پاؤں پر لیپ کریں۔
دفعیہ شبکوری:- بکن گھوٹ کر سر پر لیپ کریں تین چار گھنٹوں کے بعد سرکو دھو ڈالیں۔ پہلے ہی روز فائدہ معلوم ہو گا۔

کشتہ سرب (تقطیر سکہ):- سکہ پانچتولہ کڑاہی میں ڈال کر آگ جلائیں اور بکن کے جھاڑو سے سکہ کو ہلاتے جائیں کشتہ تیار ہو جائیگا۔ ایک رتی ہمراہ مسکہ دیں۔ سوزاک، جریان، سوزش بول اور ذیابیطس کو مفید ہے۔

کشتہ شنگرف:- بکن ایک پاؤ۔ روغن سرسوں ایک پاؤ۔ دونوں کو خوب گھوٹ کر درمیان میں شنگرف ایکتولہ رکھکر کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں۔ جب لئہ کو آگ لگ کر سرد ہو جائے۔ تو شنگرف نکال کر ½ پاؤ شیر مادر میں گھول کر کے ½ پاؤ پختہ کھدر سفید رنگ میں لپیٹ کر محفوظ الہوا جگہ میں رکھکر آگ لگادیں۔ سرد ہونے پر سفید کشتہ ہو گا۔ ½ رتی مسکہ یا بالائی سے دیں۔ امراض ریحی و بادی۔ درج المفاصل اور ضعف باہ کو مفید ہے۔

شربت بکن:- اگر اس کے پانی کو نکال کر بطریق معروف مصری ملا کر شربت بنالیں۔ اور کوئی سا رنگ شامل کر لیں۔ تو نہایت خوشنما مفرح شربت بن جائے گا۔ جو موسم گرما میں کام آئے گا یہ شربت پیاس اور گرمی جگر وغیرہ سے محفوظ رکھے گا بچے خصوصیت سے استعمال کر سکتے ہیں۔ اعلےٰ قسم کا شربت ہے۔

ہر قسم کی خشک و تر **بوٹیوں** کیلئے ہم سے خط و کتابت کیجئے۔ — منیجر کرشنا فارمیسی ٹونک۔
ایس۔ پی۔ راجپوتانہ

بکن

از نظم جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری ——— لاہور

یہ بوٹی دریاؤں کے کنارے مفروش ہوتی ہے۔ اور کسی قدر زمین سے اٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات اونچی بھی دیکھی گئی ہے۔ باغوں میں بھی دیکھی گئی ہے پنجاب میں دریائے چناب، راوی اور ستلج نیز امرتسر کے گرد و نواح میں دیکھنے کا زیادہ اتفاق ہوا ہے۔ تقریباً ہر موسم میں دستیاب ہو جاتی ہے۔ اس کے پتے برگ شہتوت یا پودینہ جیسے ہوتے ہیں۔ مگر دلدار اور سرے پاس گولائی لیے ہوئے۔ ایک جامنی رنگ کا پھول اس کی ہر گرہ پر ہوتا ہے۔ پھل چھوٹا سا مثل پھل شہتوت کے لگتا ہے۔ اگر اس کو چبایا جائے تو مچھلی جیسی بو آتی ہے۔ اور بھوپھلی کی طرح لیسدار ہوتی ہے۔ اونٹ کے سوا اور کوئی جانور اسے نہیں کھا سکتا۔ بعض علاقوں میں اسے توت بوٹی توتڑی اور جل پیپل بھی کہتے ہیں۔ عموماً گھوٹ کر استعمال کرنے کے کام زیادہ لائی جاتی ہے

دفعیہ بواسیر خونی:۔ بکن بوٹی دو تولہ مصری دو تولہ، ایک پاؤ پانی میں گھوٹ کر صبح و شام پلائیں پہلے ہی روز فائدہ ہوگا۔

دفعیہ سوزاک:۔ بکن بوٹی دو تولہ۔ گھوٹ کر بغیر میٹھا ملائے۔ صبح، دوپہر اور شام پلائیں۔ پہلے ہی روز جلن بند ہو گی۔

دفعیہ قرحہ:۔ بکن دو تولہ۔ خارخسک ایک تولہ۔ مغز خیارین ایک تولہ۔ کاکنج تین ماشہ گھوٹ کر شربت بزوری شامل کر کے صبح و شام پلائیں۔ ایک ہفتہ کے استعمال سے دانوں کا قرحہ دفع ہو جائے گا۔

ضماد

جو تقویت باہ اور مجلوق کیلئے مفید ہے۔

ترکیب:- پوست بیخ اونٹ کٹارہ۔ پوست بیخ آک۔ پوست بیخ کیر سفید
پوست بیخ دھتورہ۔ ہر ایک ایکتولہ۔ سب کو سایہ میں خشک کرکے کوٹ چھان کر آب
برگ دھتورہ میں ملا کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں۔ وقت حاجت ایک گولی شراب
میں حل کرکے ضماد کریں۔ جب خشک ہو جائے مجامعت کریں۔

برائے قوت باہ

ھوالشافی:- پوست بیخ اونٹ کٹارا ایک تولہ خوب کچل کر نصف سیر بکری دودھ
گائے میں ڈال دیں۔ اور اسمیں نصف سیر پانی بھی ملا دیں۔ اور نرم نرم آنچ پر
پکائیں جب کل پانی جل جائے اور صرف دودھ باقی رہ جائے۔ اس میں مصری
ملا کر پئیں اور یہی عمل برابر چالیس روز تک کریں اس سے نامرد مرد ہو جاتا ہے۔

(مخزن آیورویدیہ)

دیگر

ھوالشافی:- پوست بیخ اونٹ کٹارہ۔ پوست بیخ سنکھاہولی۔
اُردماش ہر ایک دو تولہ۔ پہلے پوست مذکور کو سایہ میں خشک کریں۔ بعدہٗ جدا جدا
کوٹ چھان کر آرد مذکور میں ملا کر سفوف تیار کریں۔ اور روزانہ صبح کو بمقدار ۲ ماشہ
ہمراہ شیر گاؤ کھایا کریں۔ تقویت باہ اور تولید منی میں مفید ہے۔

(مخزن حکمت)

اضافہ کریں اور قوام شربت تیار کریں۔ اسمیں ۲ دو تولہ شربت عرق گاؤزبان و عرق بادیان ملا کر ڈال کر پلائیں۔

منافع طبی:۔ یہ شربت دردِ گردہ کے لئے نہایت مفید ہے۔

معجون مختصر

تخم اونٹ کٹارہ ۲ تولہ۔ سونجان شیریں ۲ تولہ۔ تخم بادیان ایکتولہ۔ اوخرا ایکتولہ۔ شہد خالص ایکپاؤ کا قوام کرکے ادویات بالا پیسکر آمیز کریں اور بقدر ایک تولہ عرق بادیان و عرق پٹھانک یا عرق منڈی و عرق پٹھانک کے ہمراہ کھایا کریں۔

گھی اکسیر الاثر

اس نسخہ کے منافع کے متعلق میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ تحریک باہ، تجوید منی، تولید خون، تقویت اعصاب، تجربوں اور ایام طفلی کی بد عادات سے پیدا ہونے والے نقائص کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اسکی قدر وہی اصحاب بخوبی جان سکتے ہیں جو اس کو بنا کر استعمال کرینگے۔ یہ ہمارے مکتب کا اکسیری نسخہ ہے جس کو ہم مدت سے برتتے ہیں۔ لیکن اس سے قبل اس کے اجزا اور تھے۔ تبدیلی کے بعد اس کے فوائد بہت زیادہ اہم ہو گئے ہیں۔

نسخہ:۔ تخم اونٹ کٹارہ ایک پاؤ۔ رتن جوت ایک پاؤ۔ سم الفار مسلم ڈلی ایکتولہ شیر گاؤ پانچ سیر میں جوشیدہ کر دودھ کو جما دیں اور بطریق معروف بلو کر گھی حاصل کریں بس یہ مختلف منافع کیواسطے اکسیری چیز ہے۔

تحریک باہ کیلئے نو قطرہ دودھ میں پلائیں۔ تقویت اعصاب، جریان اور کثرت احتلام کیواسطے معجون مختصر ایکتولہ میں دیں۔ تھوڑے عرصہ کی مداومت سے چہرہ فرخ و سپید ہو جائیگا

اضافہ کرکے پلائیں نہایت موثر چیز ہے۔

فوائد:۔ استسقا اور یرقان بارد کیلئے بھی نہایت مفید ہے۔

ٹھنڈے پسینے روکنا

(جامع الصنعت)

ہولناکی:۔ اونٹ کٹارہ کی جڑ بقدر چھ ماشہ روزانہ شہد میں ملاکر استعمال کرنے سے ٹھنڈے پسینے رک جاتے ہیں۔

(مخزن ادویہ مسلم)

مرکبات

شربت اشتر خار مرکب

بیخ اونٹ کٹارہ ایک سیر۔ شاخ اونٹ کٹارہ آدھ سیر۔ پودینہ کوہی ایک پاؤ۔ سازج ہندی ایک پاؤ۔ گل منڈی ایک پاؤ۔ مویز منقے دو چھٹانک۔

حسب دستور معروف پانی میں پکاکر شکر سفید دو سیر کا اضافہ کرکے شربت تیار کریں۔ ½ تولہ عرق برنجاسف میں ڈال کر بوقت صبح پئیں۔

فوائد:۔ ورم طحال۔ ورم جگر۔ استسقاء۔ یرقان اور تمام بلغمی امراض میں مفید ہے۔

شربت دیگر

جو کہ سوزاک کے لئے اکسیر ہے۔

بیخ اونٹ کٹارہ ایک پاؤ۔ برگ اونٹ کٹارہ دو چھٹانک۔ تخم خیارین ہمکوفتہ دو چھٹانک۔ تخم خربوزہ تین تولہ۔ برادہ صندل سفید چار تولہ۔ بیخ کاسنی چھ تولہ۔ جب کا بیج چار تولہ۔ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں رات کو بھگو رکھیں صبح پکاکر شکر سفید کا

سفوف مقوی باہ

جس کے استعمال سے مایوس العلاج نامرد بھی شیر مرد بن جاتا ہے۔

ھوالشافی:- پوست بیخ اشتر خار پانچ ماشہ۔ عقرقرحا تین ماشہ۔ اسگند ناگوری ایک ماشہ۔ باریک پیسکر حلوے میں ملا کر سات روز تک کھلائیں اور قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔

بچہ آسانی سے پیدا ہو

بچہ کی پیدائش کا وقت عورت کیلئے جان کنی سے کم نہیں اللہ اللہ اگر ایک گھنٹہ کی دیر ہو جائے تو بیچاری کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ بقول مستورات کفن سرہانے ہوتا ہے۔ ایسے موقعہ پر بفضلہ مندرجہ ذیل چٹکلہ بہت زود اثر ثابت ہوتا ہے۔

ھوالشافی:- اونٹ کٹارہ کی جڑ کو باریک پیسکر عورت کے ناف اور اسکے نیچے تک لیپ کر دیں بفضلہ فوراً بچہ پیدا ہو جائے گا۔

پیشاب کا رک کر آنا

ھوالشافی:- اونٹ کٹارہ کی جڑ کی چھال بقدر چھ ماشہ پانی میں گھوٹ کر اور مصری چار تولہ ملا کر پلانے سے بفضلہ پیشاب کھل کر آنے لگے گا۔

تپ ملغمی

ھوالشافی:- اونٹ کٹارہ نو ماشہ معہ برگ و بار پانی میں پکا کر فلفل گرد سات عدد

کرکے تیار ہونے پر اس میں موصلی سفید، موصلی سیاہ، ثعلب مصری، بیخ پانچوں
لاکر بقدر ضرورت کھانڈ ملالیں اور پیڑے یا ٹکیاں یا لڈو بنالیں اور روزانہ بقدر
دو ولہ استعمال کریں۔

فوائد:۔ جریان۔ سرعت انزال۔ کمزوری باہ کو دور کرنے کے لیے عجیب
چیز ہے۔

ممسک لیپ

پوست بیخ اونٹ کٹارہ حسب ضرورت لے کر باریک پیسیں اور شہد خالص
لاکر ایک گھنٹہ وقت سے پہلے لیپ کرلیں۔ بغیر کسی نشہ آور ادویات کے امساک
پیدا کرنا اسی کا کام ہے۔

طلائے مجلوق

اگر پوست بیخ اونٹ کٹارہ تین ماشہ۔ دارچینی چار رتی پانی میں نہایت
زوردار ہاتھوں سے کھرل کرکے عضو مخصوص پر لیپ کرائیں اور اوپر سے برگ
پان بندھوائیں تو لگاتار دو ہفتہ کے عمل سے بفضلہٖ مردہ رگوں میں جان پڑ جائیگی
اور پھر لطف یہ کہ آبلہ یا زخم کچھ بھی نہیں ہوتا۔ دوران استعمال میں جماع سے
پرہیز کرائیں۔

برائے فراخی فرج باکرہ

جڑ اونٹ کٹارہ کی پیس کر ناف عورت پر ملیں۔ فرج کشادہ ہوگی۔

(مجربات اکبری اردو)

ہے۔

اجزاء و ترکیب:۔ سم الفار بشنگرف اور کیا ہوا) سفوف رتن جوت۔ ہر ایک ایک تولہ۔ سفوف بیج اونٹ کٹارہ دو تولہ۔ سب کو پانچ سیر دودھ میں جوش دے کر جامن لگائیں اور پھر بلو کر گھی نکال لیں۔

مقدار و ترکیب استعمال:۔ پانچ قطرے آدھ سیر دودھ یا دو تولہ مکھن یا آدھ پاؤ حلوہ میں ملا کر کھلائیں۔ گھی دودھ اور مرغن غذائیں زیادہ استعمال کریں۔

افعال و منافع:۔ محرک و مقوی باہ ہے۔ بدن کو بڑھاتی اور بھوک لگاتی ہے اس کے استعمال سے دودھ گھی خوب ہضم ہونے لگتا ہے۔ اور چہرہ سرخ و سپید ہو جاتا ہے۔

(طبی فارماکوپیا جلد اول صفحہ ۳۸۹)

مقوی باہ دودھ

ھُوَ الشَّافِی:۔ اونٹ کٹارا کی جڑ تازہ سوا تولہ کچل کر پوٹلی بنا کر آدھ سیر گائے کا دودھ۔ سیر بھر پانی چوٹھا چار عدد۔ سب کو قلعی دار دیگچی میں ڈال کر نرم آگ پر پکائیں جب تمام پانی جل کر صرف دودھ باقی رہے تو چھان کر مصری ملا کر پلائیں۔ دس روز متواتر کر کے دیکھیں۔ کس قدر قوت بدن میں پیدا ہوتی ہے۔

مقوی باہ لڈو

ھوالشافی:۔ بیج اونٹ کٹارا سایہ میں خشک کی ہوئی آدھ سیر کوٹ کر سفوف بنائیں اور گائے کے پانچ سیر دودھ میں ملا کر بدستور معلوم کھویہ تیار کریں۔ اور

مقوی ہاضمہ

ھوالشافی:۔ اونٹ کٹارہ کی جڑ۔ چوارہ کی گٹھلی۔ ہر دو کو اول دستہ میں کوٹ کر سفوف بنائیں اور ان ہر دو ادویات کے برابر مصری ملا کر بحفاظت رکھیں۔

خوراک بوقت صبح بقدر چھ ماشہ ہمراہ پانی کے دیں۔ اس کے چند روز استعمال سے ہاضمہ کی کمزوری بفضلہٖ دور ہو جاتی ہے۔

امراضِ گردہ و مثانہ

ھوالشافی:۔ بیج اونٹ کٹارہ سفید چھ ماشہ۔ برگ دودھی پانچ ماشہ۔ پانی میں جوش دے کر شربت بزوری سے شیریں کر کے پلائیں۔ (حامی الصحت)

امراض مخصوصہ مردانہ

مردوں کی مخصوصہ بیماریوں میں سے ضعف باہ کے لئے اونٹ کٹارا کی جڑ ایک بے مثل اکسیر اور مسیحائے صادق سے کم نہیں۔ اگر اس کی جڑ میں سے جوہر مؤثرہ کو کسی انگریزی طریقہ پر نکال کر مشتہر کیا جائے تو اس دوا کی تمام دنیا میں شہرت ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ شاہی طبیب حکیم محمد علی صاحب مرحوم نے ایک مرکب بنام **روح جیون بوٹی** ایجاد کر کے زور و شور سے مشتہر کی تھی۔ چونکہ دوا بے حد مؤثر تھی۔ لہٰذا اسکی شہرت بیرون ہند سے گزر کر غیر ممالک تک جا پہنچی تھی اور نہ معلوم آج تک کس رفعت و بلندی کے کنگرے تک پہنچ چکی ہوتی اگر قضا کا زبردست ہاتھ حکیم صاحب کو نہ دبوچ لیتا۔ اس کا نسخہ

عرق تریاق چشم نمبر ۲

ھوالشافی:- اونٹ کٹارہ کے پھول جس قدر مہیا ہو سکیں لیکر سایہ میں خشک کر رکھیں جب ضرورت پڑے لے کر پھولوں سے آٹھ گنا عرق گلاب ملا کر دھیمی آنچ سے کھنڈا تر رکھیں پھر چھان کر صاف شیشی میں ڈال کر سنبھال رکھیں۔ اور اوپر کی ترکیب کے موافق استعمال کرایا کریں۔ انشاء اللہ وہی فوائد حاصل ہونگے۔

نکتہ:- چونکہ تازہ پھول ہر موسم اور ہر ایک علاقہ میں نہیں مل سکتے اس لئے یہ نسخہ بہت مفید اور عمدہ ہے۔ ایک بار محنت سے تیار کردہ مدتوں تک کافی ہو سکتا ہے۔

کحل گل اشتر خار والا

ھوالشافی:- سرمہ سفید یا سیاہ ایک تولہ لیکر عمدہ کھرل میں ڈالیں اور خوب باریک پیس کر آب گل اشتر خار یا عرق تریاق نمبر ۲ ڈال ڈال کر کھرل کرتے رہیں یہاں تک کہ دس تولہ پانی جذب ہو جائے۔ بس سرمہ تیار ہے۔ بدستور معروف استعمال فرمائیں۔ انشاء اللہ وہی فوائد حاصل ہوں گے جو اوپر مرقوم ہوئے ہیں۔

کھانسی اور دمہ

ھوالشافی:- اونٹ کٹارہ کی جڑ لے کر سایہ میں خشک کر لیں اور پیس کر رکھیں بوقت ضرورت اس میں سے چار رتی لے کر پان میں رکھکر کھلائیں۔ کھانسی اور دمہ کیلئے مفید ہے۔

پہلے میدانوں میں ہوتی ہے۔

طبیعت:۔ دوسرے درجہ میں گرم و خشک ہے اور بقول بعض تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔

امراض العین

اکثر امراض چشم کے لئے اس کے پھول بمنزلہ اکسیر کے ہیں۔ چنانچہ ہم ذیل میں اسکے استعمال کے چند طریقے بیان کرتے ہیں۔ مبتلایان اور مریضان چشم کو استعمال کرا کر ان سے دعائیں لیں۔

عرق تریاق چشم نمبر ۱

ھوالشافی:۔ اونٹ کٹارہ کے پھول جسقدر مہیا ہو سکیں لے کر پانی سے بھیگے ہوئے مگر صاف کپڑے میں جمع کرتے جائیں جب حسب ضرورت جمع ہو جائیں تو چینی یا کانچ کے کھرل میں ڈال کر کوٹیں اور باریک ہونے پر صاف کپڑے میں سے چھان کر پانی نکال لیں۔ اور صاف عمدہ بلوری بوتل شیشی میں ڈال رکھیں۔

ترکیب استعمال:۔ روئی کی پھریری عرق مذکور میں تر کر کے ایک ایک قطرہ آنکھ میں ڈالیں۔ انشاء اللہ اسکے چند دن کے استعمال سے دھندلا جالا۔ رتوندھی دور ہو کر نظر تیز ہو جائے گی۔

ھدایت:۔ ایک دن کا نکالا ہوا عرق تین روز سے زیادہ تک استعمال کریں۔ بلکہ پھر تازہ حاصل کریں۔

اونٹ کٹارا

اونٹ کٹارہ

تعارف :- یہ ایک خاردار بوٹی ہے جس کو اونٹ بڑے شوق سے کھاتے ہیں پتے لمبے لمبے سفیدا ناسی سے بہت ملتے جلتے مگر طول میں لمبے کانٹے ہوتے ہیں۔

پھول :- برنگ سفید نیلے اور بعض کے زردی مائل ہوتے ہیں۔ مگر بخلاف دوسری بوٹیوں کے اس کا پھول پھل کے گرداگرد ہوتا ہے یعنی پہلے پھل پیدا ہو کر پھل کے ارد گرد پھول پیدا ہوتے ہیں۔

پھل :- اخروٹ کے برابر ہر ایک شاخ کے سرے پر لگتا ہے۔ جس پر کانٹے لمبے لمبے چاروں طرف بے شمار نظر آتے ہیں۔ پک جانے پر اس کے اندر سے سفید چیز روئی کی طرح نکلتی ہے۔

بیج :- چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔

قد میں ایک گز یا کبھی اس سے بھی زیادہ دیکھے جاتے ہیں۔

نام۔ فارسی اشتر خار عربی شوک الجمال ہندی اونٹ کٹیرا مرہٹی اٹ کٹارا۔ یا اناتی۔ گجراتی انکنٹو۔ شولیو۔ مشہور نام اونٹ کٹارا اور ہمارے علاقہ میں لیہہ کہلاتا ہے۔

وجہ تسمیہ :- نام سے ظاہر ہے کہ اس کو اونٹ کھاتا ہے۔

مقام پیدائش :- چونکہ اونٹ اس کو شوق سے کھاتا ہے لہذا اللہ تعالےٰ اس بوٹی کو وہاں ہی پیدا کرتا ہے۔ جہاں اونٹ ہوتے ہیں۔ تاکہ اگر نافہم اور بے قدر انسان اس کے طبی فوائد سے بہرہ اندوز شفا نہ ہو تو کم از کم ان کی سواریوں کی شکم پری تو باسانی ہوتی رہے۔ حاصل کلام اس کی پیدائش

جلد کئی روز تک مالش کرنے سے بفضلہ تعالیٰ مریض چلنے پھرنے لگتا ہے۔
اور درد نہیں وغیرہ سے نجات مل جاتی ہے۔ اندرونی طور پر بھی دوا دے دی
جائے تو سونے پر سہاگہ کا کام ہو جاتا ہے۔

ذات الجنب و نمونیا

وہی روغن جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے ذات الجنب (پسلی کا درد) کیلئے مفید
ثابت ہوتا ہے۔ مالش کرنے کے بعد بدستور سابق روئی کے گدے سے سینکنا
اور اس کے اوپر برگ ارنڈ یا محض روئی کا گدہ رکھکر باندھنا ضروری ہے انشاء اللہ درد
بند ہو جائے گا۔

نوٹ:۔ یہ روغن عرق النسا اور فالج لقوہ کو مفید ہے۔ تجربہ کرکے فائدہ حاصل کریں۔

روغن احمر مرکب

از جانب حکیم سید شاہ انیس احمد صاحب ——— داؤد نگری

اس روغن کو بعض حکماء نامدار تیار کرکے اپنے مطب میں ہر وقت موجود رکھتے ہیں اور مندرجہ
ذیل بیماریوں پر استعمال کراتے اور بفضلہ کامیابی حاصل کرتے ہیں:۔ درد عضلات۔ درد
اعضاء۔ وجع المفاصل۔ وجع الورک۔ ذات الجنب ذات الصدر۔ عرق النسا۔ فالج۔ لقوہ وغیرہ۔

ھو الشافی۔ بیخ احمر بوٹی کی جڑ ۴ تولہ۔ قسط تلخ ۲ تولہ۔ بالچھڑ ۲ تولہ۔ سونجان ۲ تولہ۔ سبز برگ سنبھالو۔ اکاک بیل
برگ میتھی۔ برگ مکو۔ برگ ارنڈ۔ برگ دھتورہ۔ ہر ایک پانچ تولہ۔ سب کو نیم کوب کرکے سیر بھر
پانی میں جوشدیں اور خوب پک جانے پر تھوڑا سا پانی رہنے پر چھانکر پانی نکالیں اور اس پانی میں
۲ تولہ سرسوں کا تیل داخل کرکے نرم آنچ پر پکائیں۔ جب تمام پانی جل کر محض تیل باقی رہ
جائے صاف کرکے بوتل میں بحفاظت رکھیں۔

ترکیب استعمال۔ بوقت ضرورت مالش کرکے اوپر روئی باندھ دیا کریں۔ مرقومہ بالا امراض کیلئے مفید ہے۔

چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ خدا کی قدرت کے قربان جائیے کہ وہ مرض جو تقریباً چھ ماہ سے جانے کا نام نہیں لیتا تھا تین ہی دن میں صاف اڑ گیا۔

کشتہ فولاد

فولاد کا برادہ لیکر اس کو چینی کی پیالی میں رکھیں اور اس پر لال جڑی کی جڑ کا پانی ڈالیں یہاں تک کہ فولاد ڈوب جائے اور بوٹی کا پانی چار انگل اوپر تک آجائے۔ پھر دھوپ میں رکھ دیں۔ انشاء اللہ پانی کے خشک ہونے تک کشتہ ہو جائے گا۔ اگر رنگ باقی رہے تو پھر اسی طرح پانی ڈالیں۔

یہ کشتہ ضعف جگر کے لئے مفید چیز ہے۔

خوراک:۔ ایک رتی مکھن میں دیا کریں اور فوائد ملاحظہ فرمائیں۔

وجع المفاصل کیلئے اکسیری مالش

چھوٹے اور بڑے جوڑوں کے درد کیلئے علاوہ ازیں ایسے امراض کے لئے جو کہ بالکل صاحب فراش ہو چکا ہو۔ چلنے پھرنے بلکہ کروٹ بدلنے سے بھی عاجز ہو گیا ہو یہ روغن بفضلہ مفید ثابت ہوتا ہے۔

ترکیب: یہ ہے کہ وہ روغن جس کا ذکر زلہ و زکام کے تحت میں ہوا ہے۔ حسب ضرورت لے کر اس میں فی تولہ ایک ماشہ موم انگریزی آگ پر گرم کر کے ملا لیں مثلاً ہم نے دس تولہ روغن تیار کرنا ہے تو اسے آگ پر گرم کر کے اس میں دس ماشہ انگریزی موم شامل کر لیں بس روغن تیار ہے۔

ترکیب استعمال:۔ مریض کو مکان کے اندر یا ہوا سے بچا کر دھوپ میں لٹا کر جوڑوں پر مالش کریں۔ اور بعد ازاں روئی کے گدے سے سینک دیں۔ اسی

علاج کرتے ہیں جس کی چند روزہ مالش سے بفضلہ تعالےٰ نزلہ و زکام قطعی طور پر
دور ہو جاتے ہیں۔

ھوالشافی:۔ بیخ احمر بوٹی کی جڑیں نکال کر کوٹ لیں۔ اگر یہ پانچ تولہ ہوں تو
اس میں پاؤ بھر تل کا تیل یا سرسوں کا تیل ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں۔ تین
چار یوم برابر رہنے سے تمام اثر اس میں نکل آئے گا۔ جس کی علامت یہ ہے کہ
تیل کی رنگت نہایت خوشنما سرخ ہو جائیگی۔

اب جبکہ اس کی رنگت گہری سُرخ ہو جائے تو اس کو چھان کر شیشی میں
سنبھال رکھیں۔ بس روغن اکسیر اعظم تیار ہے۔

ترکیب استعمال:۔ روزانہ دھوپ میں بیٹھ کر سر پر مالش کر دیا کریں۔

فوائد:۔ چند روز میں بفضلہٖ صرف یہ کو وقتی طور پر نزلہ و زکام دور ہو جائیں گے
بلکہ ایسے مریض جو بوجہ ضعف دماغ پوری شستشاہی نزلہ و زکام میں مبتلا رہتے ہیں
ان کو بھی شرطیہ بفضلہٖ شفا ہو جائے گی۔ یہ روغن اپنے خداداد اثرات کی بنا پر نہایت
بیش قیمت ہے۔ بنائیں اور فائدہ حاصل کر لیں۔ اور خدا کی صناعیوں پر غور
کریں کہ اس نے ایک ایسی بوٹی کو جو ہر سال کروڑوں من پیدا ہوتی ہے۔ اور
جس کو اونٹوں کا چارہ بنایا جاتا ہے۔ کس قدر فوائد کی سرمایہ دار بنا دیا ہے

یرقان کا سنیاسی علاج

ہمارے علاقہ میں ایک گاؤں موضع پکا شہیداں ہے۔ وہاں ایک دیرینہ
مریض یرقان کا تھا۔ جسکو باوجود علاج معالجہ کے فائدہ نہیں ہوا تھا۔ اتفاقاً ایک
روز ایک سنیاسی صاحب تشریف لائے اور آپ نے ہی بوٹی اکھاڑ کر اسکو کہہ
دیا کہ یہ دو تولہ جڑ گھوٹ کر اور مصری ملا کر پی لیا کرو۔

پھول
پتا

بیخ احمر

از حکیم حاجی مولوی مولینا محمد عبداللہ صاحب رئیس اعظم ہالنگا گجرات

روزوی

مشہور نام ——— رت جڑی — اصل جڑی

عربی نام ——— اصل الاحمر

فارسی نام ——— بیخ احمر

تقریباً برسات کے مہینہ میں پیدا ہو کر سردی کے دسط تک رہتی ہے بالعموم ریتلے علاقہ میں عام ملتی ہے۔

حلیہ: پتے گہرے سبز اوپر روئیں سا بکثرت۔ پھول ایک ہی پودے پر دو رنگ کے زرد و سفید۔ جڑ باطل سرخ۔ باقی تمام حلیہ ڈنڈے سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں۔

فوائد: کسی شے کے پورے فوائد کا علم تو خدا ہی کو ہے۔ مگر تاہم اس اصل جڑی کے جن چند فوائد کا علم ہمیں ہو سکا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

روغن اکسیر اعظم برائے نزلہ و زکام

نزلہ و زکام عالمگیر بیماریاں ہیں جن میں ہر موسم میں بالعموم اور موسم سرما میں بالخصوص لاکھوں شخص مبتلا ہوتے ہیں۔ اگر نزلہ دماغی سینہ کے اندر گرے تو وہ نزلہ کہلاتا ہے اور ناک کی راہ بہنے کو زکام کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ چونکہ ان کی جائے پیدائش دماغ ہی ہے۔ لہٰذا ذیل میں ہم بیخ احمر سے تیار ہونے والے ایک ایسے روغن کا

کشتہ عقیق

ترکیب: عقیق ایک تولہ۔ نعدہ بوٹی بڑا ڈیڑھ چھٹانک۔ پانچک دشتی پندرہ سیر بطریق معروف عام آگ دیں۔ خوراک ایک رتی۔ مناسب بدرقہ کے ساتھ۔

فوائد: دافع جریان۔ خفقان و دمہ وغیرہ۔

کشتہ سنگجراحت

ھوالشافی سنگجراحت ورقیہ حسب ضرورت لے کر آدھ پاؤ تک جوکوب شدہ اندرائی بوٹی کے پانی میں دو روز بھگو کر رکھیں پانی چار انگل اس کے اوپر رہے بعد ازاں اسے پانی میں کھرل کر کے ٹکیہ بنا کر کوزہ میں بند اور گل حکمت کریں اور پانچ چھ سیر آگ دیں۔ شگفتہ سفید نکلے گا۔

خوراک ایک سے ڈیڑھ رتی تک۔

فوائد: نفث الدم و نزف الدم، زحیر وغیرہ۔ غرضیکہ ان تمام امراض میں جن میں خون کسی عضو سے نکلا ہو از حد مفید و مؤثر ہے۔

المعلن الاکسیر

نایاب اور کمیاب بوٹیوں کے علاوہ

آپ تمام سہل الحصول بوٹیوں کیلئے بھی کرشنا فارمیسی جڑ ڈوبا ضلع ایس پی ریلوے سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ کرشنا فارمیسی ہر قسم کی نایاب، کمیاب اور سہل الحصول جڑی بوٹیاں تازہ اور نوبنو حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے! اپنی ضرورت کی بوٹی کیلئے آج ہی خط و کتابت کیجئے! یہ فارمیسی ایڈیٹر آنجہانی کی نگرانی میں ہے

مقدار و ترکیب استعمال:- تین ماشہ بعد غذا کے پھانک لیں یا بہ گرم پانی کے گھونٹ کے ساتھ پھانکیں۔

افعال و منافع:- معلل ریاح و مقوی معدہ ہے بھوک لگاتا ہے اور ہضم کرتا ہے۔

(طبی فارما کوپیا)

سنیاسی نسخہ

یہ نسخہ ہیضہ کے لئے تریاق خیال کیا جاتا ہے۔ جس کو شافی مطلق ہیضہ کے دنوں میں پیدا کرتا ہے۔

یا شافی:- اندرائی بوٹی جو کہ تالاب اور جوہڑوں کے کنارے پر عام پیدا ہوتی ہے جس کے پتے چھوٹے چھوٹے بعینہٖ گورکھ پان جیسے اور پھول چھوٹے چھوٹے برنگ سرخ۔ جب پھولتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے سرخ فرش بچھا دیا ہے امید ہے کہ اب آپ اس بوٹی کو سمجھ گئے ہوں گے۔ یہ بوٹی ہیضہ کے لیے بہترین تریاق ہے۔

اندرائی بوٹی چھ ماشہ۔ مرچ سیاہ پانچ عدد۔ پاؤ بھر پانی میں گھوٹ کر چھان لیں۔ اور گھونٹ گھونٹ کر کے پلائیں۔ اور اسی طرح پندرہ بیس منٹ کے بعد پلا دیں۔ خدا کے فضل سے تین چار بار پلانے سے قے اور دست۔ بے چینی وغیرہ دور ہو کر مریض کی جان میں جان آجائے گی۔ بلکہ اکثر مریض تھوڑی دیر بعد سو جاتے ہیں۔ یہ بوٹی مرض کی ہر حالت میں بلا ضرر اور آسان چیز ہے۔ لیکن یہ بوٹی تازہ لینی چاہیئے۔ ایک دن اکھاڑ کر کپڑے میں لپیٹ کر پانی سے تر رکھیں تو کئی دن تک تازہ رہ سکتی ہے۔

(کنز المجربات جلد اوّل)

ہو بیں کے لئے عزیز الوجود ہے۔

افعال :۔ بلغم اور مطعف ہے۔ معدہ اور جگر کو تقویت دیتی ہے قلب کو فرحت بخشتی ہے صاف اور صالح خون پیدا کرتی ہے۔ منفث بلغم ہے۔

مرکبات

ورام :۔ هُوَالشَّافِیُ۔ حسب ضرورت پوست بیخ اندرائی لے کر خوب باریک کوٹ لیں اور جائے ورم پر باندھ دیں۔ انشاء اللہ ورم تحلیل ہو جائے گا۔

حبوب اندرائی :۔ گل اندرائی حسب حاجت لے کر سایہ میں خشک کریں۔ پھر باریک پیس کر سفوف کی صمغ عربی ½ حصہ کے ہمراہ حبوب بنالیں۔

فوائد :۔ منہ میں رکھنے سے بیٹھی ہوئی آواز صاف ہو جاتی ہے۔ نیز اندرائی نیم کی سگرٹ پینے سے جو قصبۃ الریہ میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے وہ بھی زائل ہو جاتی ہے۔

عرق اندرائی :۔ ترکیب۔ سالم بوٹی تمام وکمال یعنی مع بیخ و برگ و بار بیس تولہ کی مقدار میں لے کر نیم کوب کریں۔ آدھ سیر پانی میں بھگو دیں۔ بیس گھنٹے کے بعد بدستور معروف ایک بوتل عرق کشید کر لیں۔

فوائد :۔ مولد خون صالح اور خفقان کے لئے مفید ہے۔

سفوف نمک

اجزاء و ترکیب :۔ نمک اندرائی پانچ تولہ۔ سرکہ پندرہ تولہ۔ انار دانہ بریاں زرشک بسمق مصاف شدہ۔ ہر دو کشنیز خشک نیم بریاں ہر ایک سات تولہ گیارہ ماشہ۔ پسے ہوئے نمک کو توے پر ڈال کر اوپر سے دو تین دفعہ سرکہ ڈال کر جذب کریں۔ بعدہٗ باقی ادویہ ملا کر سفوف بنالیں۔

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

اندرائن

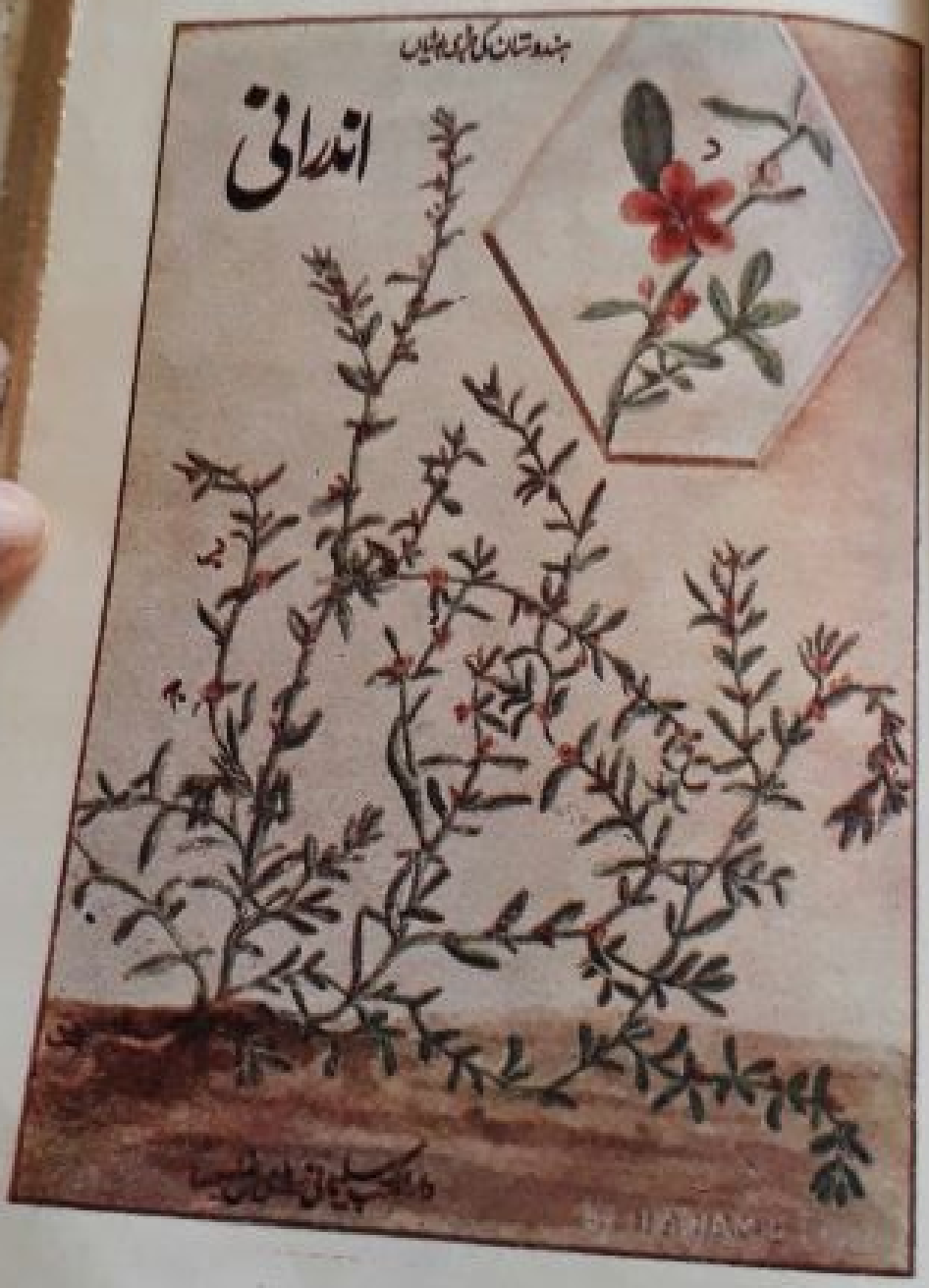

اندرائی بوٹی

تمہید و تعارف وغیرہ۔ مشہور و معروف بوٹی ہے۔ جسے خورد و کلاں سب جانتے ہیں۔ زمین پر سفروش ہوتی ہے اسکی پتی گول اور موٹی۔ پھول سرخ اور بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ جڑ موصلی دار ہوتی ہے۔ شاخیں بے شمار اور ان پر لال لال دھاریاں پائی جاتی ہیں۔

وجہ تسمیہ:۔ لوگوں نے اس کی اکسیری تاثیر اور فوائد سے خوش ہو کر ہندرانی یعنی ہندوستان کی رانی نام رکھدیا۔ بعدہ ہندرانی سے اندرانی بن گیا۔ چنانچہ اب ہر دو ناموں سے مشہور ہے۔

موسم و مقام پیدائش:۔ موسم سرما میں نومبر کے مہینے میں اگتی ہے جنوری فروری میں اس پر جوبن ہوتا ہے۔ موسم بہار کی بہار دیکھکر خشک ہو جاتی ہے عموماً سیلابی مقام تالابوں۔ جوہڑوں۔ ندی نالوں اور کنوؤں کی نالیوں پر اپنے موسم میں باافراط پیدا ہوتی ہے۔ خصوصاً ایسے آبی قطعات جو موسم سرما میں خشک ہو جاتے ہیں۔ اس کی پیدائش کے لئے نہایت موزون و مناسب ہیں۔

طبیعت:۔ عموماً دوسرے درجے میں گرم و تر ہے۔

اقسام:۔ جیسا کہ ہم مندرجہ بالا سطور میں تحریر کر آئے ہیں کہ اندرائی میں سرخ پھول بھی آتے ہیں۔ لیکن سننے میں آیا ہے کہ اسکے سفید پھول بھی ہوتے ہیں۔ مگر نایاب ہے۔ بعض کتب میں لکھا ہے کہ دریائے راوی کے کنارے علاقہ فیض پور اور اس کے گرد و نواح میں تلاش کرنے سے دستیاب ہو جاتی ہے

(۱) اکسیری سفوف :- جریان۔ احتلام و سرعت کیلئے خاص اکسیر ہے۔ کمزور طاقت دیتا ہے۔ اس سے باہ بڑھ جاتی ہے اور اعضائے رئیسہ کے نقائص دور ہو جاتے ہیں۔ بھوپھلی۔ تخم اوٹنگن۔ تخم کونچ۔ مکرکس۔ ثعلب مصری موچرس۔ صمغ عربی۔ بیج بند۔ تالمکھانہ۔ تیج بل۔ تخم سروالی۔ موصلی سفید۔ آردحب القطن۔ زنجبیل ہر ایک ایکتولہ۔ کوٹ پیسکر دس نرگھی میں بھونیں اور دس تولہ مصری کوزہ اور لوماشہ کشتہ قلمی اضافہ کرکے محفوظ رکھیں۔

خوراک۔ چھ چھ ماشہ صبح و شام پانی تازہ یا شیر مادہ گاؤ کے ساتھ استعمال کریں۔

(۲) **سفوف مغلظ** :- مادہ منویہ کی تمام شکایات کو حکمی طور پر فائدہ کرتا ہے۔ رقت۔ سرعت انزال اور احتلام کے دفعیہ کیلئے مجربات و معمولات سے ہے۔

آردسنگھاڑا۔ ثعلب مصری موصلی سفید۔ تالمکھانہ۔ دانہ الائچی کلاں۔

۲ تولہ ۲ تولہ ۲ تولہ ۲ تولہ ۲ تولہ

موچرس۔ شقاقل مصری۔ بھوپھلی۔ قند سفید۔

۲ تولہ ۲ تولہ ۵ تولہ ہموزن

جملہ دوا کو کوٹ کر سفوف بنائیں **خوراک**، ماشہ صبح اور ۷ ماشہ شام ہمراہ آب تازہ استعمال کریں

(۳) **سفوف نادر** :- جریان۔ احتلام اور سرعت و رقت کیلئے مفید ہے۔ اجزا نہایت کم ہیں۔ ناظرین اس کو بنا کر اس کے فوائد اور اثرات کو ملاحظہ کریں۔

صفتہا :- بھوپھلی۔ ستاور۔ بہمن سفید۔ دارچینی۔ قند سفید۔

۵ تولہ ۵ تولہ ۲ تولہ ۲ تولہ ۱۵ تولہ

کوٹ کر سفوف کریں **خوراک** ۵ ماشہ صبح اور ۵ ماشہ شام تازہ پانی یا گائے کے جوش دئے ہوئے نیمگرم دودھ کیساتھ مصری ملا کر استعمال کریں۔ واقعی نہایت ہی اکسیری فوائد و اثرات کا حامل ہے ؛

وغیرہ مضر چیزوں کا استعمال کرتے ہوں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ بھوپھلی کا استعمال کریں۔ اس کو کوٹ چھان کر کپڑچھان کرلیں اور ہر روز ایک تولہ سفوف کو پاؤ ڈیڑھ پاؤ نیمگرم دودھ کے ساتھ صبح وشام پھانک لیں۔ پھر پندرہ روز کے بعد قدرت الٰہی کا مشاہدہ کریں کہ پاؤں میں روندے جانے والی اس بوٹی میں کتنے عجیب وغریب خواص ہیں۔

حق یہ ہے کہ سرعت انزال، جریان منی، سیلان الرحم اور احتلام کے لئے یہ ایک مایہ ناز دوا ہے۔ مناسب ہے کہ حکمائے کرام اس کو آزمائیں۔

(۴) اس کے استعمال کی ایک آسان ترکیب یہ بھی ہے کہ بھوپھلی کا سفوف کرکے دو تولہ سفوف روزانہ رات کو آدھ سیر پانی میں چینی یا شیشے کے برتن میں بھگودیں اور صبح صاف سرخی مائل رنگ کا پانی نتھار کر اس میں حسب ضرورت مصری ملا کر پی لیا کریں۔ یہ طریقہ موسم گرما کے لئے خاص طور پر موزون ہے۔ اس سے پورا فائدہ ہوگا۔ پرہیز کے ساتھ کم از کم تین ہفتہ استعمال کی جائے ——— مگر شرط یہ ہے کہ بوٹی پرانی ہو۔ ایک سال پڑے رہنے کے بعد اثرات کمزور ہو جاتے ہیں۔ جو صاحب ذرا بھی دور اندیشی سے کام لیں وہ موسم پر کافی بوٹی جمع کر سکتے ہیں اور چند روز کی محنت سے ہزاروں مریضوں کو جریان وغیرہ کے پنجہ سے رہائی دلا سکتے ہیں۔

مرکبات

ذیل میں بھوپھلی کے چند نادر اور اکسیر اثر مرکبات قارئین آبحیات کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں جو ایک عرصے سے ہمارے معمول اور مجرب ہیں امید ہے کہ حکمائے کرام عوام الناس کو اپنے مطب میں تیار فرما کر مریضوں پر بلا خوف وخطر استعمال کریں گے۔

زخام ہوتی ہے اور اگر پختہ ہونے کے بعد نہ اکھاڑی جائے تو بعد میں اس کی جڑوں میں پانی بھر جاتا ہے اور ڈنٹھل آسانی سے ٹوٹ نہیں سکتا۔

فوائد:۔ سیلان الرحم، احتلام، سرعت انزال اور درد کمر وغیرہ امراض شاذ کے لیے بھوپھلی وغیرہ طب میں ایک اکسیر الاثر دوا ہے۔ بڑے بڑے کیمیاوی اور سونے کے مرکبات کا مقابلہ کرتی ہے۔ حکماء اور وید صاحبان کی نسبت سنیاسی اسے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ ذیل میں اس کے استعمال کے طریقے لکھے جاتے ہیں۔

استعمال کے چار آسان طریقے

(۱) گھی، کھانڈ اور آٹا ہموزن لے کر اس کی پنجیری (حلوائے خشک) بناؤ۔ اور اس میں نصف حصہ بھوپھلی کا سفوف قدرے گھی میں بھون کر ملا دو۔ اور اس پنجیری کو صبح و شام ڈھائی ڈھائی تولہ ہمراہ دودھ کھا لینے سے چند ہی روز میں درد کمر کا قلع و قمع ہو جاتا ہے اور امساک بھی بے حد بڑھ جاتا ہے اسی طرح عورتوں کے سیلان میں بھی فائدہ کرتا ہے۔ مستقل صحت کیلئے تین ہفتہ متواتر استعمال کریں۔

(۲) کوئی دوا اتنی جلدی مکمل طور سے جریان کو رفع نہیں کرتی جتنی جلدی بھوپھلی کرتی ہے۔ خواہ پیر سال کا پرانا جریان ہو ایک تولہ بوٹی کو آدھ سیر پانی میں خوب اچھی طرح رگڑ کر اور چھان کر پی لیا جائے تو تین چار ہفتوں میں شرطیہ صحت ہوتی ہے۔ دوران استعمال میں ترشی، تیل، گڑ، شوخ مرچ اور جماع سے پرہیز کلی رکھیں۔

(۳) جو نوجوان سرعت انزال کے شاکی ہوں اور امساک کے لئے افیون

بھوپھلی بوٹی

از حکیم جناب حکیم محمد مقبول حسن صاحب انصاری ——— دہلی دواخانہ سیالکوٹ

پہلی بات:- یہ بوٹی پنجاب میں قریباً ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ لیکن جن علاقوں میں کپاس کی کاشت ہوتی ہے وہاں خصوصیت سے عام ملتی ہے۔

شناخت:- یہ بوٹی تین قسم کی ہوتی ہے۔ ایک قسم زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ اس میں پھلیاں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ لعاب بھی بہت ہوتا ہے۔ دوسری قسم نصف گز بلند ہوتی ہے۔ لعاب اور پھلیاں بھی کافی ہوتی ہیں۔ لیکن قسم اول سے کم۔ تیسری قسم قریباً گز سوا گز اونچی ہوتی ہے۔ پھلیاں اور لعاب بہت کم۔ لیکن پھیلاؤ بہت زیادہ۔ قسم دوم عام ملتی ہے۔ لیکن قسم اول اور سوم خاص خاص علاقوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ پنجاب کے علاقہ لائل پور اور سرگودھا میں تینوں قسمیں پائی جاتی ہیں۔ جس وقت یہ بوٹی پھولتی ہے تو اس میں بسنتی پھول لگتے ہیں۔ پتے لمبوترے اور سرخ مرچ کے پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ اس وقت اگر کوئی حصہ منہ میں لیکر چبایا جائے تو منہ لعاب سے بھر جاتا ہے۔ پھولوں کے ساتھ پھلیاں نکل آتی ہیں۔ جب تک پودا خام ہوتا ہے پھلیوں میں بیج سفید ہوتے ہیں۔ جب پودا پختہ ہو جائے تو بیجوں کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور پودے کا رنگ مٹیالا۔ پھلیاں شروع سے ٹیڑھی سی ہوتی ہیں۔ اور پختہ ہو کر ان کے منہ کشادہ ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے سیاہ بیج زمین پر گر پڑتے ہیں۔ بوٹی کو اکھاڑنے کا ٹھیک وقت اسوج ہے۔ جبکہ ابھی پھلی کا منہ بند ہو اور پودے کا رنگ مٹیالا ہو چکا ہو۔ لیکن اگر اس سے پیشتر اکھاڑ لی جائے

اس کشتہ کی بے حد تعریف فرمائی ہے۔ لہٰذا قارئین کرام آبِ حیات خود اس کو تیار کریں۔ اور فوائد و اثرات کو آبِ حیات میں شمار کریں

صفتہ:۔ آدھ سیر بوٹی کو کوٹ کر لگدہ بنالیں اور اس میں خالص کے ایک تولہ رکھکر غلولہ بنالیں اس پر کھدر لپیٹ کر اس کے اوپر مٹی کا لیپ کر دیں۔ اور گڑھے میں پندرہ سیر اوپلوں کی آگ دیں۔ کشتہ بہ رنگ زرد تیار ہو جائے گا۔ بس سحق پیس کر کے محفوظ رکھیں۔

فوائد و ترکیب استعمال

پرانے قرحہ اور سوزاک جدید کیلئے یہ کشتہ نہایت اکسیر الاثر ثابت ہوا ہے۔ خوراک ایک رتی کھن میں رکھکر کھلائیں۔

دق کے ابتدائی درجات میں دہی کے مٹھے کے ساتھ یہ کشتہ ایک رتی کھلانا معجزنما اثرات رکھتا ہے۔ لیکن دو چار روز کے استعمال سے فوائد و خواص کا ظہور پذیر ہونا خواہ مشکل امر ہے۔ اس کے لئے دو چار ہفتوں کی مداومت اور پرہیز شرط ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

نایاب اور کمیاب بوٹیاں

ہر قسم کی خشک و تر بوٹیوں کے لئے کرشنا فارمیسی جڑانوالہ ایبٹ آباد سے خط و کتابت کیجئے۔ جہاں ہر قسم کی بوٹیاں فراہم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

تجربات

خنازیر تخم حیات جنگلی کو کوٹ کر سایہ میں خشک کریں اور باریک کر کے سفوف کر کے محفوظ رکھیں۔

خوراک۔ ایک ماشہ صبح اور ایک ماشہ شام تازہ پانی کے ساتھ بچے بچے باقاعدہ استعمال کرائیں۔ خنازیری مزاج بچوں کو دودھ چھڑانے سے پہلے تک پانی سے کھلانا نہایت مفید و مجرب بیان کیا جاتا ہے۔

کرم امعاء تخم حیات جنگلی تازہ ایک تولہ کو دس تولہ پانی میں گھوٹ چھان کر ہر روز نہار معدہ کھلانا کرم امعاء کی تھیلیلیا کی تھیلیوں کو نکال دیتا ہے۔ اس سے زیادہ اسہال بھی نہیں ہوتے۔

سوزاک تخم حیات جنگلی۔ تخم خربزہ۔ خار خسک۔

۱۰ ماشہ ۱۰ ماشہ ۱۰ ماشہ

پانی ایک پاؤ پختہ میں خوب اچھی طرح گھوٹ چھان کر پلا دیا کریں۔ پیشاب کی جلن، سوزش اور درد کا فوری علاج ہے۔ متواتر تین ہفتے کھانے سے سوزاک کے زہریلے مادہ کو بھی نیست و نابود کر دیتا ہے۔

پرانے زخموں کیلئے اس بوٹی کو خشک کر کے سفوف کر لیں۔ سفوف کو جامہ بیز (کپڑے چھان) کر لینا چاہیے زخموں کو آب برگ نیم سے دھو کر اس پر اس کو ذرور (چھڑک) دیا کریں خبیث سے خبیث زخموں کو ہفتوں اور دنوں میں مندمل کر دیتی ہے۔

کشتہ سُرب زخم حیات جنگلی میں سرب (سکہ) کا لاجواب اور بے نظیر کشتہ بن جاتا ہے۔ حضرت حکیم صاحب نے

زخم حیات جنگلی

از افادات علامہ حکیم حاجی مولوی خادم علیصاحب خادم کرنالی لوہاری شرقی
ضلع سیالکوٹ

زخم حیات جنگلی ایک نہایت بیش قیمت، مفید اور عجیب وغریب بوٹی ہے۔ قدرت نے اس میں بے شمار اثرات وفوائد رکھے ہیں۔ ہمیں سب سے پہلے حکیم صاحب کا بصمیم قلب شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ آپ نے ایسی مفید بوٹی کے متعلق ذاتی تجربات عنایت فرمائے۔ آب حیات کے محترم قارئین کی خدمت میں یہ تجربات معمولی تغیر الفاظ کے ساتھ پیش ہو رہے ہیں۔ امید ہی نہیں بلکہ یقین کامل ہے کہ قارئین کرام اور اطبائے گرامی اس بوٹی کے مندرجہ تجربات کو آزمائیں گے۔ اور مزید تجربات فرما کر طبی دنیا پر احسان عظیم فرمائیں گے۔

خاکسار۔ ابوالمظفر اکمل از سیالکوٹ

مقام پیدائش } زخم حیات جنگلی علاقہ بار اور پنجاب کے اکثر اضلاع میں نمناک مقامات پر بکثرت پیدا ہوتی ہے۔

ہیئت } یہ بوٹی زمین پر مفروش ہوتی ہے۔ اسکا رنگ، برمائل سبزی مائل ہوتا ہے۔ خشک ہونے پر خاکستری رنگ کی ہو جاتی ہے اس کے اوپر روئیں سے ہوتی ہیں۔ اس کے پھولوں کو توڑنے سے اندر سے زرد ورد کی طرح ایک سرخی مائل رنگ کا زیرہ نکلتا ہے۔

سے زورہ کی شکایت لاحق ہوا کرتی ہے۔ اس حالت میں زورہ کے وقت پیٹ میں درد ہوتا ہے اور اکثر دست بھی آتے ہیں۔ ایسی حالت میں اس بوٹی کا استعمال جائز نہیں۔ جب مریضہ از حد کمزور ہو اس وقت بھی اس کا استعمال ممنوع ہے۔ ایام حمل کی حالت میں اور خصوصاً ساتویں آٹھویں مہینے اگر اختناق الرحم کا دورہ ہو تو اس بوٹی کا استعمال ہرگز نہ کریں ورنہ حمل ساقط ہونے کا پورا پورا اندیشہ ہے۔ اختناق الرحم کی مریضہ کو حیض کی قلت یا بندش کی شکایت ہو۔ رحم میں ورم ہو۔ اس کے ساتھ سیلان الرحم بھی ہو تو ان شکایات کا علاج کرنا بھی ضروری ہے۔ ورنہ اس بوٹی کے استعمال سے اختناق الرحم کو کوئی فائدہ نہ ہوگا ——— ایڈیٹر

(۶) وضع حمل بہار کے صوبہ میں وضع حمل کے بعد گاؤں کی عورتیں اسے عموماً استعمال کراتے ہیں۔ کیونکہ اس میں رحم کو سکیڑنے کی خاصیت ہے۔ لیکن اس کو اس مرض کے لئے استعمال نہ کرنا ہی بہتر ہے

(۷) آشوب چشم کہیں کہیں اس کے پتوں کا رس امراض چشم میں استعمال کیا جاتا ہے۔

جواہرات سے بھی قیمتی علم

اگر آپ جڑی بوٹیوں کی اس کتاب کا حصہ اول جو آپ کے ہاتھ میں ہے پسند کرتے ہیں تو آپ اسکے حصہ دوم کو اور بھی زیادہ پسند کرینگے ——— علم ایک انمول دولت ہے صرف بیس روپیہ خرچ کرکے اس کتاب کا حصہ دوم خریدیئے اور اس میں پیش کیا گیا جواہرات سے بھی قیمتی علم حاصل کیجئے۔

کے لئے ایک بے نظیر دوا ہے۔

(۴) بخار جن مریضوں کا درجہ حرارت زیادہ ہو۔ نبض بھی تیز ہو۔ انہیں چھوٹی چندن کا استعمال کرانے سے درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے۔ اور ٹمپریچر کے زیادہ ہونے سے جو مریض کو بے چینی اور گھبراہٹ ہوتی ہے اس میں کمی ہو جاتی ہے۔ لیکن چونکہ اس مرض کے لئے مرتعشے ترنجبون کیرتی رس وغیرہ بہتر بہتر ادویات موجود ہیں۔ اس لئے بخار میں حرارت کو کم کرنے کیلئے اکثر اس کا استعمال نہیں کیا جاتا۔

(۵) اختناق الرحم بوجہ مسن اعصاب و مغموم ہونے کے اختناق الرحم کے دورے بھی اس کے استعمال سے رک جاتے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی برہ دات چنتامنی رس کا استعمال کرایا جائے۔ تو نہایت مفید ہے۔ اس سے فائدہ بھی جلد ہوتا ہے۔ ان دونوں کے استعمال سے ایسی ایسی مستورات کا یہ مرض رفع ہو چکا ہے جن پر دوسری دوائیں غیر مفید ثابت ہو چکی تھیں

ملاحظہ

شہوانی بخارات سے پیدا ہونے والے اختناق الرحم کے لئے اس دوائی کو بہت ہی فوائد کی حامل پایا گیا ہے۔ اس لئے نوجوان کنواری یا بیوہ عورتوں میں عموماً اس کا استعمال زیادہ مفید ثابت ہوا ہے۔ لیکن چونکہ اس بوٹی کی تاثیر قدرے مضعف قلب ہے اور اختناق الرحم کی شکایت میں دل کی تقویت کا خصوصیت سے زیادہ خیال رکھا جانا چاہیے لہذا اس نقصان کے ازالہ کے لئے اسکے ساتھ کئی مقوی قلب دوا اضافہ کر لیا جاتا ہے۔ اختناق الرحم کی مریضہ کو بعض رفع معدہ کی خرابی

خون کے بڑھتے ہوئے دباؤ کو کم کرنے کے

(۳) ہائی بلڈ پریشر چھوٹی چندن کے مقابلہ کی کوئی دوسری

ہومیوپیتھی میں ہے اور نہ دیسی طب میں بشرطیکہ اس کا استعمال لگاتار کیا جائے
اور خوراک وغیرہ کا مناسب خیال رکھا جائے۔ چھ رتی کے حساب سے دن
تین خوراکیں عرق گلاب یا سادہ پانی سے استعمال کرائیں۔ بے چینی۔ گھبراہٹ
وغیرہ علامات جلد رفع ہو جاتی ہیں۔ مہاشا دھیائے کویراج ڈاکٹر
گن ناتھ سین صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔ ایل۔ ایس کلکتہ تحریر فرماتے
ہیں کہ تین سال کے اندر سینکڑوں ہائی بلڈ پریشر کے مریض ہم نے اس دوا کی
بدولت ٹھیک کئے ہیں۔ اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ خون کے بڑھے
ہوئے دباؤ کو کم کرنے کے لئے کس قدر مفید دوا ہے۔ اگرچہ عام طور پر اس کے
استعمال سے مریضوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوا کرتی۔ لیکن کئی مریضوں کے
دل کو قدرے کمزور کر دیتی ہے۔ اس لئے کستوری، سدھ مگر دھوج، وداورک
خمیرہ مروارید، جواہر مہرہ، کیفین۔ سٹرکنین۔ بربدوات چنتامنی رس وغیرہ میں
سے کوئی چیز اس کے ساتھ استعمال کراتے رہنا چاہیئے۔ اور ہمارا تو طریقہ علاج
ہی یہ ہے کہ صبح سویرے جو خوراک چھوٹی چندن کی استعمال کرائی ہوتی ہے تو
اس کے ساتھ بربدوات چنتامنی رس بھی ملا دیتے ہیں اور خیساندہ زرشک یا
شہد ملا کر اسے بطور جلاب کے استعمال کرا دیتے ہیں۔ جس سے نہ تو دل کمزور ہونے
پاتا ہے اور نہ قبض کی شکایت ہی ہوتی ہے۔ بلکہ اس سے اس کا فائدہ بھی بڑھ
جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس کے استعمال سے بلڈ پریشر اگرچہ آہستہ آہستہ کم
ہوتا ہے۔ لیکن یہ اثر مستقل ہوتا ہے۔ یعنی اس کے استعمال کرنے سے جو بلڈ پریشر
کم ہوتا ہے وہ دوبارہ بڑھنے نہیں پاتا۔ اس کے علاوہ اس میں ایک اور حیرت انگیز
وصف بھی دیکھا گیا ہے کہ ایک بار جتنا بلڈ پریشر کم ہو جائے۔ سال دو سال تک بھی
بغیر کسی دوا کے استعمال کے وہ پھر اس درجہ پر مستقل رہتا ہے۔ غرضیکہ ہائی بلڈ پریشر

کرہ کرتی ہے۔ رات کو سونے سے دو گھنٹہ پیشتر اس کو دوا کی مقدار میں دینے سے مریض کو بخوبی نیند آجاتی ہے۔ اگر مریض کو بے خوابی کی شکایت مدت سے ہو اور ساری رات کروٹیں بدلتے گذر جاتی ہو تو ایک خوراک صبح سویرے استعمال کرائیں اور ایک خوراک شام کو۔ رات کو مریض مزے کی نیند سوتا رہے گا۔ مفرد صورت میں استعمال کرانے کے علاوہ ہم اس غرض کے لئے اس کا ایک مرکب بھی تیار کرتے ہیں جو نیند لانے کے لئے بغایت مفید ثابت ہوا ہے اور گولیوں کی شکل میں ہونے کی وجہ سے مریض کو استعمال کرنے میں بھی ہچکچاہٹ نہیں ہوتی۔ وہ مبارک نسخہ بھی آج ہم ناظرین کے پیش نظر کئے دیتے ہیں۔

صفتہ:۔ رُب چھوٹی چندن ۱ تولہ۔ رب برگ اجوائن خراسانی ایک تولہ ہر سہ ۱ ماشہ۔ سفوف پپلا مول ایک تولہ۔ ان سب کو ملا کر۔ دو دو رتی کی گولیاں بنالیں۔ رات کو سوتے وقت دو گولی دودھ یا پانی سے دیں۔ نیند لانے کیلئے بے نظیر مرکب ہے۔

چھوٹی چندن کا رُب } اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ ایک سیر چھوٹی چندن لیکر آٹھ گنا پانی میں آگ پر پکائیں جب چوتھا حصہ پانی باقی رہ جائے تو اسے کپڑے میں سے چھان لیں باقی فضلہ کو دوبارہ آٹھ گنا پانی میں آگ پر پکائیں جب چوتھا حصہ پانی باقی رہجائے تو اسے چھان لیں دونوں بار کا کشتے کئے ہوئے پانی کو باہم ملالیں اور نرم آگ پر پکائیں یہاں تک کہ قدرے غلیظ القوام ہوجائے اس کو پانی کی بھاپ پر پکائیں تاکہ وہ صحیح طور پر غلیظ القوام ہوجائے۔ بعد کو اسے بھاپ سے نیچے اتار کر سرد کرلیں یہ رب تقریباً آٹھ تولہ کی مقدار میں تیار ہوگا۔

رُب برگ اجوائن خراسانی } رب برگ اجوائن خراسانی بھی مذکورہ طریقہ سے تیار کرلیں۔

ہمارا یہ دعوے ہے کہ ان آیورویدک رسوں میں سے کوئی رس دا
ملا دینے سے مریض کو حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔

(ج) اگرچہ چھوٹی چندن خود بھی قدرے قبض کشا ہوتی ہے لیکن
اگر اس کے ساتھ کوئی اور قبض کشا دوا شامل کر دی تو یہ نہایت مفید
ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لیے خیسانده ترپھلہ۔ مربہ ہرڑ
وغیرہ بھی مفید ہیں۔ لیکن ہماری مجرب المجرب "قبض کشا گولیاں"
"ہرڑ دی چک ولی" نہایت درجہ مفید ہیں۔

یاداشت

جنون کے ان مریضوں کے علاج میں جو بالکل خاموش رہتے ہیں۔ چھوٹی چندن
بالکل مفید ثابت نہیں ہوئی۔ کیونکہ ایسے مریضوں کا بلڈ پریشر (خون کا دباؤ)
تو پہلے ہی نہایت درجہ کم ہوتا ہے۔ اور پھر چھوٹی چندن کے استعمال کرنے
سے بلڈ پریشر اور بھی کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایسے مریضوں میں اس کا استعمال
بجائے فائدہ کے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ اشتہارات میں تو اسے
ہر قسم کے جنون کی مخصوص دوا کے نام سے مشتہر کیا جاتا ہے۔ لیکن تجربہ
سے ایسا ثابت نہیں ہوا۔ ایسے مریضوں کے لئے ایک اور ہی طریقہ علاج ہے جو
اس جزو اسکاذکر ہمارے مبحث سے خارج ہے۔

(۲) **بے خوابی**:- اس دوا کے معلوم ہونے سے پیشتر نیند لانے کے لئے اکثر
انگریزی ادویات استعمال کرنی پڑتی تھیں یعنی پوٹاشیم برومائیڈ اور کلورل ہیڈریٹ
کامبھر یا دیگر ادویہ مثل ڈورس پوڈر۔ پیرڈے ہائیڈ۔ سلفونل وغیرہ وغیرہ۔ لیکن
جب سے ہمیں یہ دوا معلوم ہوئی ہے ہمیں اس غرض کے لئے کسی انگریزی دوا کے استعمال
کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ کیونکہ نیند لانے کے لئے یہ بے نظیر
دوا ہے اور اس پر طرہ یہ کہ اکثر انگریزی دواؤں کی طرح نہ تو نشہ لاتی ہے اور نہ ہی دل کو زیادہ

محل استعمال

(۱) جنون :- یہ جنون کی مخصوص دوا ہے اور نئی زمانہ کی ڈاکٹر اور حکیم
ہندوستان صرف اس دوا کو مختلف ناموں سے وسیع پیمانہ پر مشہور کر رہے ہیں۔
صاف بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستانی دواخانہ دہلی کی جنون کی مشہور دوا
جس کا نام "دواء الشفاء" بھی صرف چھوٹی چندن کا کیمیائی طریق پر تیار کیا ہوا جوہر ہے
اس کے علاوہ ڈاکٹر ڈبلیو۔ سی۔ رائے ایل۔ ایم۔ ایس کلکتہ کی گولیوں
(Specific for Insanity) میں بھی چھوٹی چندن شامل
ہے۔

یہ دوا ہمارے تجربہ میں بھی جنوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے لیکن
انہی مریضوں میں جو بھاگتے، دوڑتے، شور و غل مچاتے۔ دوسروں پر پتھر
پھینکتے اور گالی گلوچ نکالتے ہیں۔ ایسی حالت میں اس کا سفوف دس رتی سے
پندرہ رتی تک دن میں دو بار دینے سے صرف یہی نہیں ہوتا کہ مریض گہری نیند
سویا رہتا ہے بلکہ اس کا ہائی بلڈ پریشر بھی کم ہو جاتا ہے اور اس کا چیخنا،
چلانا، بھاگنا، دوڑنا اور اس قسم کی دوسری علامات جاتی رہتی ہیں۔ غرض
ہفتہ عشرہ ہی میں مریض کو کافی آرام نصیب ہو جاتا ہے۔ لیکن ذیل کے امور
بوقت علاج زیر غور رکھنا نہایت ضروری ہے۔

(ا) ابتدا میں یہ دوا تھوڑی مقدار میں شروع کر کے ہمیشہ آہستہ آہستہ
بڑھانی چاہیئے۔ یعنی ۲ رتی فی خوراک استعمال کرائیں اور بعدہٗ بتدریج
بڑھاتے ہوئے فی خوراک ڈیڑھ دو ماشہ تک کر سکتے ہیں۔

(ب) اگر چھوٹی چندن کی ہر ایک خوراک کے ساتھ "برہ دات خیتامی رس"
"خیتامی چتر مکھ رس"۔ "دات کلانتک رس" میں سے کوئی رس
ساتھ ملا لیا جائے تو سونے پر سہاگہ کا کام ہوتا ہے۔ تجربہ کی بنا پر

کی چھوٹی چندن استعمال کرانی چاہیئے۔ اور اس امر کو ملحوظ رکھکر میں ہمیشہ بیمار اور نیہال ہی کی چھوٹی چندن اپنے مریضوں پر استعمال کیا کرتا ہوں۔

(۲) **عضلات قلب** :- جب چھوٹی چندن کافی مدت تک برابر استعمال کرائی جائے تو اس سے عضلات قلب میں معمولی سی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ اثر آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے اور جوں ہی دوا کا استعمال بند کر دیا جائے تو یہ علامت رفع ہو جاتی ہے۔

(۳) **دوران خون** :- عموماً نبض کی رفتار کمزور ہو جاتی ہے اور نبض کا حجم بھی کم ہو جاتا ہے۔

(۴) **نظام عصبی** :- تھوڑی تھوڑی مقدار میں استعمال کرنے سے خون کے بڑھے ہوئے دباؤ (ہائی بلڈ پریشر) پر حیرت انگیز اثر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اعصاب کی بڑھی ہوئی حس کم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اعضاء تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو کم کرنے میں بہت مفید ہے۔ اور دیسی معالجین کو اس مدعا کے لئے پوٹاشیم برومائیڈ (Potassium Bromide) کی جگہ اس کا استعمال کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ پوٹاشیم برومائیڈ کا بہترین بدل ہے۔ اس کی پانچ رتی کی خوراک کے استعمال سے ہی مریض سو جاتا ہے اور دس رتی سے زائد مقدار میں استعمال کرنے سے تو مریض کو بہت ہی گہری نیند آجاتی ہے اور وہ چپ چاپ سو جاتا ہے۔ جب زیادہ مقدار میں استعمال کرائی جائے تو کئی دفعہ مریض دس بارہ گھنٹے تک گہری نیند سوتا رہتا ہے۔

(۵) **نظام تنفس** :- اس کا اثر نظام تنفس پر بالکل پوٹاشیم آیوڈائڈ (Potassium Iodide) کی مانند ہوتا ہے۔ اس لئے یہ پرانی کھانسی اور دمہ میں مفید ہے۔ اور کئی ڈاکٹر صاحبان کو دمہ کے مریضوں میں اس کے استعمال سے کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ لیکن اس کے متعلق ابھی تک مزید تجربات جاری ہیں۔

حصص مستعملہ :- جڑ اور پتے۔

افعال و خواص :- مشتہی، کاسر ریاح، مسکن اعصاب، منوم، نافع جنون، بے خوابی، صرع، اختناق الرحم، ذائی بلڈ پریشر، بخار اور آشوب چشم وغیرہ کی اکسیری دوا۔

تاثیرات عضوی

(۱) **قنات غذائیہ :-** دس رتی سے زائد خوراک میں استعمال کرنے سے چند فیصدی مریضوں کے قنات غذائیہ میں خراش ہونے کا خوف ہے۔ بلکہ اس سخت کڑوی دوا کے استعمال سے بعض نازک مزاج مریضوں کا جی متلانے لگتا ہے۔ اور قے شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے سخت بے چینی اور قلق و اضطراب ہوتا ہے۔ کئی دفعہ تو ساری کی ساری کھائی ہوئی دوا ہی بذریعہ قے خارج ہو جاتی ہے۔ اور بعض دفعہ اس کا کچھ حصہ ہی خارج ہونے پاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ کئی نازک مزاجوں کو قے کے ساتھ ہی اسہال بھی شروع ہو جاتے ہیں۔ پسینہ آنے لگتا ہے اور نبض کی رفتار بالکل سست پڑ جاتی ہے۔ لیکن گھبرانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ یہ عوارض تھوڑے وقفہ کیلئے ہی ہوتے ہیں۔ اور پانچ فیصدی مریضوں سے زیادہ میں ظہور پذیر نہیں ہونے پاتے اور جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے۔ صرف نازک مزاج اشخاص ہی میں یہ کیفیت رونما ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے کئی مریضوں میں تو دو ماشہ سے بھی زائد خوراک استعمال کرنیکے باوجود اس قسم کے کوئی عوارض پیدا نہیں ہوتے۔

یادداشت تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ بنگال کی چھوٹی چندن جن مریضوں کو استعمال کرائی جاتی ہے ان کے قنات غذائیہ میں زیادہ خراش ہوتی ہے اور وہ ان کے لئے زیادہ تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے بنگال کی چھوٹی چندن کی بجائے ہمیشہ ہمالیہ

...عضو مستعملہ :- جڑ اور پتے۔
...حال و خواص :- ...شتبی و کاسر ریاح و مسـ
...ے خوابی، صرع، اختناق الرحم، اونی بلڈ پرا
...کبری دوا۔

تاثیرات عمو

(۱) قنات غدیہ :- دس روز
...ہ فیصدی مریضوں کے قنات غد
...ت کرادی دوا کے استعمال سے بعض
...ہے۔ اور تے شروع ہو جاتی ہے۔ جو
...ہوتا ہے۔ کبھی دفعہ تو ساری کی ساری گ
...ہے۔ اور بعض دفعہ اس کا کچھ حصہ ہ
...لاجوں کو تو تے کے ساتھ ہی اسہا
...اور نبض کی رفتار بالکل سست ہ
...عوارض تھوڑے وقفہ کیلئے ہی
...زیادہ میں ظہور پذیر نہیں ہوتے
...نازک مزاج اشخاص ہی میں ہ
...مریضوں میں تو رد ماشہ سے بھ
...کوئی عوارض پیدا نہیں ہوتے

یادداشت

...غذائیہ میں زیادہ خراش
...ہوتی ہے، اس لئے

چھوٹی چندن

جنون، بے خوابی۔ ہائی بلڈ پریشر کی بیخطا دوا

...ر خصوصات تعلم مالیخولیا کو علاج میں ناقابل بھی دیدہ چشم ـــــ مقام وغ

نام :- اس کو سنسکرت میں سرپ گندھا یا سرپ سگندھا۔ اور چندر بھ
...بتے ہیں۔ (۱) ہندی میں چھوٹا چاند۔ چھوٹی چندن (۲) بنگالی میں چاند چھوٹو
(۳) تامل میں کورنا میل پاری (۴) تیلگو میں پٹاڈ گندھی (۵) علاقہ بہار اڑیسہ
چاند بروا، دھان بروا، دھان مارنا اور پاگل جڑی کے نام سے مشہور ہے۔
انگریزی میں راؤولفیا سرپنٹینا Rauolfia Serpentina کہتے ہیں۔

ماہیت :- یہ ایک گھناخود رو جھاڑی کی قسم کا پودا ہے جو تین فٹ اونچا ہوتا ہے۔ عموماً اس کی شاخیں سیدھی اوپر کو جاتی ہیں۔ لیکن اگر اسے کسی اونچی چیز کا سہارا مل جائے تو اس سے بھی لپٹ جاتا ہے۔ اس کی شاخوں کے ہر جوڑ پر مبضوی شکل کے تین چار پتے ہوتے ہیں۔ جن کی لمبائی پانچ چھ انچ اور چوڑائی دو تین انچ ہوتی ہے۔ شاخ کے سرے پر دو انچ لمبا گہرے نارنگی رنگ کے پھولوں کا گچھا ہوتا ہے۔ اس کا تخم سیاہ رنگ کا مٹر کے دانہ کے برابر ہوتا ہے۔

مقام پیدائش :- یہ پودا ہمالیہ کے گرم علاقوں میں مراد آباد سے لیکر سکیم تک پایا جاتا ہے۔ نیز آسام۔ بنگال اور تنا سرم کے علاقوں میں چار ہزار فٹ کی بلندی تک اور دکن میں مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ لنکا تک پیدا ہوتا ہے۔ بنگال، بہار، پٹنہ کے جنگلوں میں بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے۔

بالمصدر کے طور پر ایک ماشہ سے بیس شش تک اور علاج بالمثل کے طور پر ۱/۲ رتی سے ۱/۲ رتی تک

مرکبات

نقوع ایرسا ایرسا کی جڑ نیم کوب یا پنجتولہ کو سوا سیر ابلتے ہوئے پانی میں بندرہ بیس منٹ تک بند برتن میں بھگو رکھیں۔ بعد صاف کر کے ڈال میں ڈال لیں۔ قدر خوراک پانچتولہ سے دس تولہ تک علاج بالاالمال کیلئے اور ایک تولہ سے تین تولہ تک علاج بالضد کے لئے۔ اور ایک قطرہ سے پانچ قطرہ تک علاج بالمثل کیلئے۔ پچکاریاں یا غرغرہ کیلئے حسب ضرورت۔

ضماد ایرسا بیخ ایرسا پانچ تولہ۔ اشق ایکتولہ۔ سرکہ خالص حسب ضرورت پہلے سرکہ میں اشق ڈال کر کھرل کریں تاکہ اشق حل ہو جائے بعد سفوف ایرسا ملا کر کھرل کریں تاکہ ضماد کے قابل بن جائے۔ یہ دوا کھانے کے کام نہیں آتی صرف لگانے کیلئے ہے۔

روغن گل ایرسا ایرسا کے پھول تازہ ۳۰ تولہ۔ روغن کنجد ۱/۲ سیر دونوں کو کسی بوتل میں ڈال کر تین ہفتہ تک دھوپ رکھیں پھر تیل صاف کر کے اس میں ۳۰ تولہ اور تازہ گل ایرسا ڈال کر ۱ یوم دھوپ میں رکھکر صاف کر لیں۔ بس تیل تیار ہے۔

روغن بیخ ایرسا نقوع ایرسا اور روغن کنجد ہموزن ملا کر آگ پر رکھیں اور پکائیں۔ جب پانی جل کر صرف تیل رہ جائے تو صاف کر لیں۔

نوٹ ان ہر دو قسم کے تیلوں کی تاثیر یکساں ہے اور مقدار استعمال بھی یکساں ہے۔

ہو کر دوران خون میں شامل ہو کر جب پھیپھڑوں میں جاتی ہے تو وہاں اس کا
اثر ہو کر عشار خلاطی کا فعل زیادہ ہو جاتا اور بلغم بڑھ جاتا ہے۔ جس سے ہوائی نالی
صاف ہو کر سانس کی آمد و رفت اعتدال پر آجاتی ہے۔ کیونکہ جس قدر یہ دوا خون
میں جذب ہو جاتی ہے اس کا مخرج پھیپھڑے اور گردے ہیں۔ جن کی راہ سے
قوت مدبرہ اس کو بدن سے باہر نکال دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جیسے پھیپھڑے کی
کمی فعل سے پیدا ہونے والے امراض میں مفید ہے ویسے ہی گردہ کی کمی فعل
میں مفید ہے۔

(س) یہ دوا مقوی قلب بھی ہے اور مقوی رحم بھی۔ کیونکہ جب خون دل کے
اذنین اور بطینین میں جاتا ہے تو اس کے ذرات وہاں بھی تحریک و تقویت خون
پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح رحم کے اندر جب خون سے رطوبات مترشح ہوتی ہیں
تو اس کا کچھ نہ کچھ حصہ وہاں بھی خارج ہو کر تحریک و تقویت رحم کا باعث بنتا
ہے۔

(ع) اگرچہ اس دوا کا اثر براہ راست اعصاب پر نہیں پڑتا مگر امالہ کے طور پر جیسا
کہ پہلے لکھا گیا ہے اعصاب میں بھی تعدیل افعال کے لئے مفید ہے +

علاوہ علاج بالامالہ اور علاج بالضد کے علاج بالمثل کے طور پر بھی اس دوا
کو استعمال کر کے بہت سے فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ ایک حصہ دوا کا
اور نو حصہ کھانڈ سفید ملا کر سفوف بنائیں اور ایک رتی کی مقدار میں دینے سے
مندرجہ ذیل امراض میں مفید ہے۔

(۱) غشیان (۲) قے (۳) اسہال (۴) کثرت بلغم والی کھانسی (۵)
ذات الریہ (۶) ہر قسم کے تپ جن میں قے یا اسہال یا کھانسی موجود ہو مفید ہے
مگر جن تپوں میں قبض وغیرہ ہو ان میں مفید نہیں ہے۔

مقدار خوراک۔ علاج بالامالہ کے طور پر سفوف چھ ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک اور علاج

فعل کمی میں مفید ہے۔ اس طرح جو بچے خواب میں ڈرتے ہیں ان کو بھی اس کا استعمال مفید ہے۔

(ش) جب کسی جگہ کا زخم بہت پرانا ہو جائے اور اندمال کی صورت نہ ہے اور قوت مدبرہ بدن اس کے اندمال کی طرف مائل نہ ہو تو اس کو بطور مرہم اس کے تیل کا طلا کرنا صرف زخموں کی صفائی اور تنقیہ کے لیے مفید ہے۔ بلکہ اس کی طرف خون کا دوران زیادہ ہو کر وہاں مرمت شروع ہو جاتی ہے اور بہت جلد وہ جگہ مندمل ہو جاتی ہے۔ معمولی ناسور اور گہرے زخم اس سے بھر جاتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات زخم کے نیچے اگر ہڈی نکل آئی ہو جو کہ اندمال زخم کے لیے مانع ہوتی ہے تو بھی اس دوا کے طفیل زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔

(ل) لرزہ والے بخاروں میں سے لرزہ سے پہلے اگر اس دوا کو کھلا دیا جائے تو اول تو بخار ہی نہیں آتا۔ لیکن اگر آئے بھی تو لرزہ بالکل نہیں ہوتا یا بہت کم ہوگا۔ لیکن اگر شروع ہو تو اس کے مطبوخ میں آبزن کرنا یا اسکے تیل کی مالش لرزہ کو فوراً بند کر دیتی ہے۔

(م) مسکن عطش بھی ہے مگر ایسے موقع پر جب کہ معدہ کے سوا کسی اور عضو میں التہاب یا کسی اور وجہ سے معدہ کے فعل کے نقص سے وہ پیاس پیدا ہوئی ہو۔ لیکن اگر معدہ اور امعاء کا فعل تیز ہونے سے پیاس پیدا ہو تو اس سے آرام نہیں ہوگا۔

(ن) مرض ربو۔ عسر النفس۔ ضیق النفس جو غشاء مخاطی کے نقص فعل کے باعث پیدا ہوں۔ اسی طرح ذات الریہ مزمن اور بلغمی کھانسی مزمن وغیرہ میں بھی اسکو تھوڑی تھوڑی مقدار میں کئی وقت کھلانا مفید ہے۔ کیونکہ اس صورت میں یعنی تھوڑی تھوڑی مقدار میں دینے سے معدہ و امعاء میں چنداں سوزش پیدا نہیں کر سکتی۔ جس سے قے یا اسہال کر دوا جسم سے باہر چلی جائے۔ بلکہ ہضم

کریں۔ اگر پچکاری بھی نہ لگے تو اس کا مطبوخ بنا کر اس میں عورت کو بٹھا دیں اور یہ دوا رحم کے دردوں میں بھی از حد مفید ہے اور عسر ولادت میں بھی جب رحم کی قوت کمزور ہو جاتی ہے تو اس دوا سے اس کے فعل کو قوی کر کے وضع حمل میں مدد لی جا سکتی ہے۔

(ھ) جب کسی کو شوب چشم مزمن ہو اور درد وغیرہ کم ہو تو اس دوا کو باریک کر کے بطور سرمہ یا اس کا مطبوخ بنا کر بطور لوشن استعمال کرنا بہتر ہے۔

(و) جب اعصاب میں کمی حس و حرکت واقع ہو کر فالج، استرخاء، خدر اور تشنج وغیرہ پیدا ہو تو اس دوا کا ضماد لگانا یا اس کے تیل کی مالش کرنا مفید ہے۔

(ز) زہریلے جانوروں کے کاٹنے پر اس دوا کو لگا کر وہاں دوران خون اور سیلان رطوبات پیدا کر دی جائے تو زہر بدن میں سرایت نہیں کر سکتا بلکہ باہر کی طرف جذب ہو کر مریض کو آرام ہو جاتا ہے۔ اس طرح مختلف زہروں کے اثر کو اس کی مناسب مقدار کھلا کر ان کی تاثیر تخدیر کو دور کیا جاتا ہے۔ خواہ مطبوخ کے طور پر دیں یا سفوف کے طور پر دیں۔

(ح) جب کسی فعل امعاء وغیرہ سے قبض پیدا ہو کر فضلات و ریاح متعفن ہو جاتی ہیں اور بسا اوقات آنتوں میں کرم پیدا ہو جاتے ہیں تو اس دوا کو کھلا کر اسہال سے ان کو خارج کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ دیدان خورد امعاء کے لئے تو اس کا حمول (شافہ) بھی بہت فائدہ مند ہے۔

(ط) کان کے اورام مزمنہ اور ودی وطین مزمنہ میں اس کا تیل بہت مفید ہے۔

(ی) مرض نسیان میں اس کا کھلانا اور اس کے تیل کی سر پر مالش کرنا دماغی

...س دوا سے پیدا ہو گئی ہے اس کو طبیعت خود دور کر دیگی
...قیاس کی بنا پر مفصلہ ذیل امراض میں حسب ذیل ترکیب سے اپنا منشا پورا کرنے
...طرح تجربات کر کے اپنے قیاس کو مشاہدہ اور تجربات صحیح میں بدلا جا سکتا

...موقعہ استعمال دوا جب سر میں یا کسی خاص حصہ سر میں اجتماع خون ہو کر
...داع۔ شقیقہ۔ آشوب چشم۔ امراض دغیرہ پیدا ہوں۔ یا کانوں کی طرف خون
...کے دوران تیز ہونے کی وجہ سے کانوں میں التہاب کی علامات ظاہر ہو رہی
...ہوں یا درد شقہ یا درد دنداں کے موقعہ پر طبیعت مدبرہ بدن کسی خاص عضو
...کی طرف متوجہ ہو تو اس دوا کے سفوف کو ناک میں بطور نسوار پھونک کر اذع
...پیدا کر دیا جائے جونہی اذع پیدا ہوگا طبیعت مدبرہ کو مجبوراً اس طرف اپنی
...ساعی کو خرچ کرنا ہوگا۔ جس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اس عارضی تکلیف کی وجہ سے
...پہلی تکلیف دہ علامات دور ہو جائینگی۔

اگر نسوار بنانا کسی وجہ سے مناسب نہ ہو تو بطور ضماد کے اس کو قریب ترین
جگہ پر استعمال کرنا چاہیئے مثلاً سر کی جلد پر اس کا ضماد کرنے سے دوران خون
باہر کی طرف زیادہ ہو کر اندر تسکین پیدا ہو جائے گی۔ اگر یہ ترکیب بھی پسند نہ ہو
تو اس دوا کا مطبوخ بنا کر سر پر نطول کرنا چاہیئے یا کان میں پچکاری کریں یا منہ
میں مزغرہ کرائیں۔ ان تمام ترکیبوں سے بطور اماله اپنا منشاء پورا ہو سکتا ہے
اسی طرح ورم طحال۔ ورم جگر۔ یرقان۔ استسقاء وغیرہ میں اس کو بڑی
مقدار میں کھلا کر معدہ اور امعاء میں سوزش پیدا کر کے اماله کیا جا سکتا ہے اور یہ تجربات

...ں سے بھی ہے

(۲) مذکورہ بالا تجاویز تو اس دوا کو بطور اماله کے استعمال کرنے کی پیش کی گئی
...ں اور اب بطور بارزہ کے استعمال کی تراکیب لکھی جاتی ہیں۔ وہ اس طرح

مل مشلانے لگے گا اور جی کچا کچا ہوگا جس سے یہ سمجھا جائے گا کہ رطوبات مترشح ہو رہی ہیں اور طبیعت مدبرۂ بدن ان کو واپس منہ کی راہ سے باہر نکالنا چاہتی ہے۔ تھوڑے عرصہ بعد اگر قے آگئی تو ان رطوبات کا مشاہدہ ہو جائیگا لیکن اگر طبیعت نے ان رطوبات کو اوپر کی طرف خارج کرنے کی بجائے امعاء کے طبعی راستے کی طرف دھکیل دیا تو وہ دوا بعد ان رطوبات کے امعاء میں پہنچ جائے گی اور چونکہ امعاء میں معدہ کی نسبت دوا کو زیادہ عرصہ ٹھہرنا پڑے گا اسواسطے وہاں اس کا اثر زیادہ ہوگا اور بھی زیادہ رطوبات مترشح ہو گی جن کو اسہال کے رنگ میں قوت مدبرہ جسم سے خارج کر دیگی۔ پس معلوم ہوا کہ یہ دوا جہاں جاتی ہے ایک ہی قسم کا فعل کرتی ہے۔ جسکو لذع کہتے ہیں اور لذع کی وجہ سے قوت مدبرہ بدن اس خاص عضو کی طرف متوجہ ہو کر اس کے فعل کو تیز کر دیتی ہے۔ اور وہاں خون زیادہ مقدار میں بھیجکر رطوبات کے ترشح کو زیادہ کر دیتی ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس دوا کو اس خاص وزن میں کس کس مرض کے موقعہ پر استعمال کر کے فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے ہمیں پہلے قوت مدبرہ بدن کی عادات اور اس کے حالات کو جاننا ضروری ہوگا۔ یہ روز کا مشاہدہ ہے کہ جب ہم اپنی توجہ کو غیر معمولی رنگ میں کسی خاص کام کی طرف لے لیں تو دوسرے معمولی کاموں کی طرف سے ہماری توجہ ضرور کم ہو جاتی ہے اسی طرح سے قیاس چاہتا ہے کہ جب کسی وجہ سے قوت مدبرہ بدن کسی خاص عضو کی طرف متوجہ ہو کر وہاں کے فعل کو تیز کر کے وہاں خون کا اجتماع کر رہی ہو گی۔ جس کو مرض کے نام سے یاد کیا جاتا ہے تو ایسے موقعہ پر اس دوا کے ذریعہ اس کی توجہ کو کسی دوسرے عضو کی طرف پھیر کر ماؤف عضو سے غافل کیا جا سکتا ہے۔ جس سے وہ خاص تکلیف جو پیدا ہو رہی تھی وہ دور ہو جائے گی اور یہ تکلیف

سوزش اور جلن پیدا ہو کر منخرین سرخ ہو جائیں گی اور ناک سے رطوبت بہنے
لگے گی اور چھینکیں آنی شروع ہو جائیں گی۔ اس مشاہدہ سے ہمیں اس دوا کی دو
خاصیتیں معلوم ہونگی۔ ایک سیلان رطوبت اور دوسری چھینکیں۔ پہلی
علامت یعنی سیلان رطوبت کی وجہ تو غشا مخاطی (میوکس ممبرین) کے متخلخل ہونے
سے قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ اگر جلد بھی اسی قدر متخلخل ہوتی تو وہاں بھی خون سے
رطوبت ضرور خارج ہوتی۔ اور دوسری علامت یعنی چھینک کی وجہ یہ سمجھی جائے
گی کہ قوت مدبرہ اس ایذا دہندہ چیز کو دور کرنے کے لئے پھیپھڑوں میں ہوا کو بکثرت
بھر کر یکدم خارج کرنا چاہتی ہے تاکہ وہ سوزشی چیز ہوا کی زد میں آکر ناک کے تجویف
سے خارج ہو جائے اور چھینک کی فلاسفی اور ماہیت بھی یہی ہے۔ اسی طرح
جب منہ میں اس دوا کو چبایا جائے گا تو وہی لذع اور جلن وغیرہ علامات ظاہر
ہونگی اور منہ میں اخراج رطوبت بھی بڑھ جائے گا۔ اگرچہ ناک کی رطوبت کی نسبت
یہ رطوبت کم خارج ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ منہ کی جھلی ایسی تیز اشیاء سے پہلے
ہی مانوس ہے۔ کیونکہ ادرک، مرچ، تھوم (لہسن) وغیرہ اشیاء کے استعمال
کی وجہ سے وہ لذع اور جلن وغیرہ کو برداشت کرنے کی عادی ہو چکی ہے۔ دوسرے
یہ کہ منہ میں پہلے ہی کافی مقدار میں لعاب نکلتا رہتا ہے جس کو تھوکنے کی ہمیں عادت
ہے۔ پس اس دوا سے پیدا شدہ رطوبات کا کچھ حصہ نگلا جاتا ہے۔ تاہم اس دوا
کے استعمال سے منہ کی رطوبات ضرور بڑھ جاتی ہیں جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ
اگر یہ دوا معدہ اور امعاء میں پہنچائی جائے تو وہاں بھی یہی فعل کرے گی۔ چنانچہ
جب بطور تجربہ اس دوا کو بقدر ایک دو ماشہ کسی تندرست شخص کو دیدیا جائے تو
تھوڑے عرصہ بعد اس کے معدہ میں ایک حد تک جلن اور سوزش معلوم ہونے
لگے گی اور پیٹ میں گرمی بھی۔ جس سے ہمیں پتہ لگ جائے گا کہ معدہ کی اندرونی جھلی
یعنی غشا مخاطی میں خون زیادہ مقدار میں آرہا ہے۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد اس شخص کا

ایرسا

کوئی تعلق نہیں ہے

ایرسا یونانی لفظ ہے اس کو اردو زبان میں ارسیوں اور فارسی میں سوسن کہتے ہیں۔ اس کے پتے بہت پتلے لمبے اور موٹے ہوتے ہیں مگر اس کی جڑ میں بہ نسبت اقسام سوسن کے فرق ہوتا ہے۔ دوسری تمام اقسام کی جڑ گول مثل پیاز وغیرہ کے پرت دار ہوتی ہے۔ لیکن ایرسا کی جڑ گرہ دار لمبوتری چپٹی اور سخت ہوتی ہے جس کی جڑ نسبت دوسری اقسام سوسن کے خوشبودار بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اوپر سے اس کا قدرے سرخ سفید دھبلوں ہوتا ہے۔ مگر اندر سے بالکل سفید قدرے زردی مائل ہوتا ہے۔ ایرسا کا پھول اس کو دوسری اقسام سوسن سے علیحدہ کرنے میں مدد دیتا ہے دوسری اقسام کے پھول ایک ہی رنگ کی پنکھڑیاں سفید یا زرد وغیرہ لئے ہوئے ہیں۔ مگر ایرسا کا پھول قوس قزح کی طرح بوقلمون ہوتا ہے۔ یعنی مختلف رنگوں کو لئے ہوئے ہوتا ہے۔ جیسے قوس قزح ہوتی ہے اور ایرسا کے معنی بھی قوس قزح ہی کے ہیں اس کے پھول کی پنکھڑیوں پر علاوہ مختلف رنگوں کے عموماً چھوٹے چھوٹے نقطوں کی قطاریں بھی ہوتی ہیں اور نرم نرم خوشبو بھی ان میں پائی جاتی ہے۔

اس کی جڑ کو منہ میں چبانے سے تلخ اور لذاع معلوم ہوتی ہے۔ یعنی کڑوی ہونے کے علاوہ زبان کو کاٹتی اور چبھتی ہے۔ اس کی خشک جڑ کو جب ہاون دستہ میں کوٹا جائے تو اس کی غبار سانس کے ساتھ ناک میں جا کر خراش پیدا کر کے فوراً چھینکیں لاتی ہے۔

خواص و تاثرات:۔ اس دوا کو جب بطور ضماد کے کسی جلد پر لگا کر دیکھیں تو تھوڑے ہی عرصہ بعد وہاں سوزش جلن اور لذع معلوم ہونے لگے گا۔ جس کے بعد طبیعت مدبرہ بدن اس طرف کو خون غیر معمولی طور پر بھیجنا شروع کر دیگی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ جگہ سرخ اور گرم معلوم ہونے لگے گی۔ یہ دوا بدن کے جس بھی حصہ لگے گی وہاں یہی کیفیت پیدا کر دے گی۔ چنانچہ جب اس کو باریک پیس کر بہت تھوڑے وزن میں ناک کے اندر بطور نسوار لیا جائے تو اسی جگہ ناک کے اندر بھی

ایرسا

اس کے خواص و فوائد پر ایک تفصیلی تبصرہ

از محترمہ ایچ نجم النساء بیگم صاحبہ ——— لاہور

ملاحظہ

قدرتی تقسیم کار کے لحاظ سے عورت کا حلقہ کار کوئی شبہ نہیں کہ مرد کے حلقہ کار سے الگ ہونا چاہیے اور اسی لئے زندگی کے ہر شعبہ میں مردوں کے دوش بدوش عورتوں کو میں نہیں دیکھنا چاہتا ۔ تاہم تصنیف و تالیف کے کام میں اعتدال کے ساتھ حصہ لینا ایک ایسا مستحسن فعل ہے۔ جس میں عورتیں اگر مردوں کے دوش بدوش شریک ہوں تو ان کی حوصلہ افزائی میں سمجھتا ہوں کہ ہر ہوشمند مرد کا فرض ہونا چاہیئے۔ ایچ نجم النساء بیگم صاحبہ کی جو تحریریں میری نظر سے گذری ہیں ان سے آشکارا ہے کہ قدرت کی طرف سے آپ ایک قابل رشک دل و دماغ لے کر پیدا ہوئی ہیں۔ اور طبی دنیا کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اس قابل رشک دل و دماغ کو جناب محترمہ نے اس کیلئے وقف کر دیا ہے کہ امراض کے تاریکی میں تڑپتی ہوئی دنیا کی آہوں کو کم سے کم کرنے کی حتی الامکان سعی فرمائیں۔ دعا ہے کہ خدا ان کاوشوں کو ثمر آور ہونا قبول کرے جناب محترمہ نے جو کچھ سپرد قلم فرمایا ہے اسکا تحقیقی طرز نگارش اسکا شاہد ہے کہ اگر آپ طبی تصنیف و تالیف کے کام میں روز افزوں اشتیاق و انہماک کیساتھ حصہ لیں تو طبی دنیا آپکی سرگرمیوں کی بہت کچھ ممنون ہو سکتی ہے ——— ایڈیٹر

نام اور حلیہ وغیرہ یہ ایک خود رو بوٹی ہے جو از قسم سوسن بتائی جاتی ہے۔ سوسن کی بہت سی اقسام ہیں اور ہر ایک قسم الگ الگ نام سے موسوم ہے (چنانچہ زنبق جسے پنجابی میں گل جنبش کہتے ہیں وہ بھی اسی کی ایک قسم ہے) مگر میں یہاں اس کی صرف ایک ہی قسم کا ذکر کروں گی جو غالباً تمام اقسام سوسن سے زیادہ مفید اور مؤثر ہے یہ قسم ایرسا کے نام سے مشہور ہے۔

ملاحظہ:۔ اسے فارسی میں بیخ بنفشہ کے نام سے پکارتے ہیں لیکن حقیقتاً بنفشہ سے اس کا

وقت آرام ہو جاتا ہے۔ موسم گرما کے سردرد کو آرام کرنے میں اسپرین اور فضیتین سے زود اثر ہے۔

چوتھا تجربہ گئے زخموں پر جہاں کیڑے پڑ گئے ہوں اس کے پتوں کا گرم پلٹس غصہ کا اثر دکھاتا ہے۔ کیڑے فوراً ہی گھائل ہو جاتے ہیں۔ بہت سے جراثیم کے ذریعے اثر سے بچ جاتے ہیں وہ زخم کے پاس بھی نہیں ٹھہر سکتے۔

پانچواں تجربہ یہ میرا ذاتی تجربہ نہیں ہے بلکہ ایک فقیر نے بتلایا تھا کہ اس کی بقدر تین ماشہ یا اس سے کم جتنی مریض ہضم کر سکے پلا دینے سے مرض مرگی قطعی چلی جاتی ہے۔ کم از کم ایک ہفتہ تک استعمال کراتے رہنا چاہیئے۔ فقیر حلفیہ بیان کرتا تھا امید ہے کہ درست ہو۔

چھٹا تجربہ کھانسی کے لئے بھی میں نے اس بوٹی کو بہت مفید پایا ہے۔ جڑ کا رس چھ ماشہ کھانڈ بارہ ماشہ بطریق معروف شربت بنا کر رکھیں۔ خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ تک بوقت صبح دیں۔

ساتواں تجربہ جڑ۔ شد والا شربت اگر ملغبی کھانسی اور دمہ والے کو ایک مہینہ تک استعمال کرایا جائے تو حیرت انگیز فائدہ دکھلاتا ہے۔

آٹھواں تجربہ جب مار گزیدہ کا زخم پرانا ہو گیا ہو اور کسی طرح مندمل ہونے میں نہ آتا ہو تو مندرجہ ذیل طریقے سے اسکی مرہم بہت جلد زخم کو اچھا کر دیتی ہے۔ جڑ بانجھ گکوڑا ۱۰ تولہ۔ روغن گاؤ ۱۰ تولہ۔ پہلے گھی کو آگ پر گرم کریں۔ جب گھی لال ہو جائے تو کٹی ہوئی جڑیں ڈال کر اتنا پکائیں کہ جڑیں جل کر کوئلہ ہو جائیں پھر آگ سے اتار کر خوب گھوٹیں نہایت غضب کی مرہم ہے۔

نواں تجربہ مذکورہ بالا طریقہ کی طرح اگر اس کی مرہم کڑوے تیل میں بنائی جائے تو پھوڑے پھنسیوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

نوٹ:۔ بانجھ گکوڑا ایک عام بوٹی ہے۔ اس کی جڑیں حسب منشا اٹھا کر سیر کے حساب سے "ہمالیہ ایورویدک کارخانہ قصبہ ہم ضلع رہتک" سے حاصل کر سکتے ہیں۔

ہوں قصبہ ہم سے دو میل پر ہے۔ وہاں سے آدمی کم از کم سائیکل پر آدھ گھنٹہ میں آجا سکتا ہے۔ اس لئے آدھ گھنٹہ تک سانپ کے بیمار کو بغیر دوائی کے رکھنا بھی کیا ہے۔ اس لئے میں نے ان سے کہا کہ آپ کی دوائی تقریباً آدھ گھنٹہ میں آئے گی وقفہ بہت زیادہ لگے گا اتنے عرصہ میں میں اپنی دوائی سے تیار کرتا ہوں۔ انہوں نے بھی اس تجویز کو پسند کیا۔ اور میں نے بانجھ ککوڑا کی جڑ ڈیڑھ تولہ کے قریب خوب باریک پیس کر ماشا جی کو پلا دی پلانے کے آدھ منٹ بعد ہی بہت زور زور سے قئیں شروع ہو گئیں۔ جب میں بانجھ ککوڑا کی جڑیں رگڑ رہا تھا تو وئید جی نے نہایت دھیمی آواز سے کہا کہ صاحب میں دس سال سے انہیں بانجھ ککوڑے کی جڑوں سے ہی سانپوں کا علاج کر رہا ہوں۔ ہاں اس بانجھ ککوڑا کی جڑ کے ساتھ فی تولہ دو رتی کھانے کا تمباکو (زردہ) بھی شامل کرتا ہوں۔ ایک خوراک دینے کے کوئی پانچ منٹ بعد ہی ان کی دوائی بھی آگئی۔ دیکھا تو بانجھ ککوڑا کی جڑ اور تمباکو کے پتے اور نیم کی نمولیوں کی گری تھی۔ دوسری خوراک ہم نے وئید جی کی دوائی کی دی۔ بس دو ہی خوراکوں سے مکمل فائدہ ہو گیا۔ اس لئے سانپ کے زہر کے لئے بانجھ ککوڑا تریاق سے کم نہیں ہے۔ جو چاہے تجربہ کر کے دیکھے۔

ڈاکٹروں کو حیران کر دینے والا دوسرا تجربہ

جب بخار ۱۰۵ اور ۱۰۶ ڈگری کا ہو اور مریض مارے گرمی کے بے ہوش ہوا ہوا ہو تو بانجھ ککوڑا کے پتوں کا پانی آنکھوں میں ڈالنے سے فوراً بخار ہلکا ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ ایک ایک گھنٹہ کے بعد لگاتار پانی ٹپکانے سے بخار قطعی اتر جاتا ہے۔ میرے علاج کو دیکھ کر کئی سرکاری ڈاکٹر حیران رہ جاتے ہیں۔ طبابت پیشہ اصحاب آزمائیں اور اپنا معمول بنائیں۔

تیسرا تجربہ جب گرمی کی وجہ سے سر میں سخت درد ہو رہا ہو اور بچارہ مریض تڑپتا ہو تو بانجھ ککوڑا کی جڑ کو چندن کی طرح پتھر پر گھس کر لگانے سے اسی

بانجھ ککوڑا

از قلم جناب صوفی رام روپ صاحب ورمن ایڈیٹر ہمدم

بانجھ ککوڑا کریلے کی قسم کی بیل ہوتی ہے جو جھاڑیوں اور عام پودوں پر عام طور دیکھنے میں آتی ہے۔ یہ ککوڑا کے بالکل مشابہ ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہی ہوتا ہے کہ یہ بالکل بے ثمر ہوتا ہے۔ پرماتما نے پھل کے لحاظ سے جیسا اسے بے ثمر بنایا ہے فوائد کے لحاظ سے ویسا نہیں ہے۔ آج ناظرین آبحیات کی طبی واقفیت بڑھانے کے لئے چند ایک اپنے آزمودہ تجربے سپرد قلم کرتا ہوں۔ امید ہے کہ جڑی بوٹیوں کے شوقین اس نایاب چیز سے خوب فائدہ اٹھائیں گے

سانپ کا تریاق پہلا تجربہ

ہمارے علاقہ میں چودھری لالہ صاحب حکیم سانپوں کے مشہور معالج ہیں۔ برسات کے دنوں میں تو انہیں روٹی کھانے کی بھی فرصت نہیں رہتی۔ میرے وہ خاص دوست ہیں۔ اکثر دفعہ وہ میرے ہاں کئی کئی دن ٹھہرتے ہیں۔ میں نے کئی دفعہ ان سے سانپ کی دوائی پوچھنے کی کوشش کی مگر وہ ٹالتے رہے۔ مورخہ ۲۹ اگست سنہ ۱۹۳۹ء کو وہ میرے پاس کچھ دوائیاں لینے کے لئے آئے ہوئے تھے اور اسی روز تقریباً آٹھ بجے صبح میری والدہ کے بائیں ہاتھ کی بچلی انگلی پر زہریلا سانپ کاٹ گیا۔ سانپ کے ڈستے ہی اتنے زور کی ٹیسیں (درد) ہونے لگیں کہ بس تمام گھر میں چاروں طرف شور و غل مچ گیا۔ میں نے وید جی سے کہا کہ معاملہ ایسے ایسے ہو گیا ہے۔ اب وید جی بڑے حیران ہوئے اور کہنے لگے کسی آدمی کو فوراً ہی سائیکل دیکر میرے گھر بھیج دو گھر سے دوائی لے آئے گا۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ مگر والدہ کے ہاتھ میں درد اتنے زور سے ہو رہا تھا کہ جس کا کوئی حساب نہیں۔ وید جی کا گاؤں بھینی چندر پال ہمارے

کر دیا جائے تو غلولہ باندھ کر اس کو تھاپیوں کے درمیان اسی بوٹی کے باریک
پیسہ میں رکھ کر کسی گڑھے میں اوپلے خالی پانچ سیر اوپر نیچے دیکر درمیان غلولہ مذکور
رکھ کر تھاپی مذکور کے سر پر آگ لگا دیں۔ مگر گڑھے کا منہ اوپر سے تنگ رکھیں۔
اب دونوں تھاپیوں کے مٹی سے بند کر دیں۔ غلولہ سفید کشتہ نقرہ تیار ہو گا۔
پیس کر پارچہ میں چھان کر رکھیں۔ خوراک ایک رتی سے لیکر دو رتی تک مسکہ میں دیں
فوائد:- سوزاک۔ جریان۔ بواسیر اور اسہال کو از حد مفید ہے

مصفی خون ٹنکچر ھوالحکیم:- زخم حیات تازہ دس تولہ ریجنی فائڈ سپرٹ ایک پاؤ
بوٹی مذکور کو جوکوب کر کے پھر دونوں کو ملا کر ایک بوتل میں
بھر دیں اور کارک مضبوط لگا دیں۔ ایک ہفتہ کے بعد فلٹر کر کے کسی شیشی میں محفوظ رکھیں
بوقت حاجت دونوں وقت ۲۵ - ۲۵ بوند پانی میں ملا کر پلا دیا کریں۔ انشاء اللہ العزیز دس
پندرہ یوم کے بلا ناغہ استعمال سے آتشک اور جذام کے گندے سے گندے زخم بغیر مرہم وغیرہ
کے بھر آتے ہیں۔ علاوہ ازیں خرابی خون سے جو بھی بیماری پیدا ہو اس کے لئے تیر بہدف
ثابت ہوتی ہے۔ (جناب حکیم محمد رحمت اللہ صاحب رودوی)

شربت مصفی خون

ھوالشافی:- زخم حیات ایک پاؤ۔ پوست درخت نیم۔ بیخ اندرائن۔ پوست شیشم
پوست سرس ہر ایک ایک چھٹانک۔ جملہ ادویات کو جوکوب کر کے پانچ سیر پانی مٹی
کے چوبیس گھنٹہ تک بھگو رکھیں بعدہٗ جوش دیں یہاں تک کہ پانی صرف ایک سیر باقی رہ
جائے تو اتار لیں اور مل کر کپڑے میں سے چھان کر ایک سیر شربت تیار کر لیں۔ اور دو ماشہ
وقت دو دو تولہ پانی میں ملا کر دیا کریں۔ آتشک، جذام، خارش، پھوڑا، پھنسی،
داد، چنبل، اوشبور وغیرہ۔ غرضیکہ دنیا بھر کی مصفی خون ادویات سے افضل اور بہتر ہے
بنا کر آزمائیں۔

(جناب حکیم محمد رحمت اللہ صاحب رودوی)

زخم حیات

از رقم جناب حکیم امام بخش صاحب ——— بہاولپور

یہ بوٹی تمام ہندوستان میں عام طور پر پائی جاتی ہے۔ برگ اس کے مہندی کے برابر سبز اور پیلے۔ اور زمین پر بچھی ہوئی ہوتی ہے۔ شاخیں بکثرت۔ جڑ ہڑ ڈنڈا اور نالہ پر بہت ہوتی ہے۔ ڈوڈے بافراط۔ برگ موٹے موٹے۔ اس کے بہت کچھ فوائد امتحان میں آئے ہیں۔ پہلے یہ کہ دو تولہ یہ بوٹی اور پانچ چھ مرچ سیاہ گھوٹ کر تین چھٹانک پانی ملا کر چھان کر پلائیں۔ ہفتہ عشرہ میں آتشک کو فائدہ ہوتا ہے اور بواسیر اور سوزاک کے لئے بلا مرچ سیاہ کے اسی طریقہ سے پلائیں۔

پرہیز:۔ معمولی گرم خشک اور تیل کی اشیاء کا۔

نکم یا آنتوں کے کرم چونہ۔ کدو کیڑے جو بیس قسم کے ہوتے ہیں اس طرح پلانے سے سب مر کر نکل جاتے ہیں۔ اور اس بوٹی کے رس میں کشتہ قلعی عمدہ ہوتا ہے۔ قلعی ایک تولے کو باریک کر کے کھرل میں ڈال کر رس بوٹی تازہ نکال کر کھرل میں ڈال کر کھرل کریں تاکہ کشتہ قلعی برنگ سبز ہو جائے اور قلعی کی رڑک نہ رہے۔ پھر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ خوراک دو رتی سے تین رتی تک روزانہ ہمراہ لسی ترش گائے یا بھینس دیں۔ تین روز میں آرام ہو جائے گا۔ سالہا سال سے تجربہ ہے۔ میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ ایسا نسخہ شاید کسی کے پاس ہو۔ تجربہ شرط ہے (آیورویدک فن کشتہ سازی کے نقد نگاہ سے میرا خیال ہے کہ اس قسم کا کشتہ استعمال کرنا جائز نہیں — ایڈیٹر) بواسیر خونی کے لئے تو بالکل تریاق ہے۔ پیشاب کی جلن اور جتنے امراض گرم ہیں سب کی دافع ہے۔ اور تپ کو بھی مفید ہے۔ اور سکہ کا کشتہ جس قسم کا اس بوٹی میں ہوتا ہے اور کسی میں کم ہوتا ہوگا۔ یعنی ایک تولہ سکہ کا پترا باریک کر کے گرایا جائے۔ بیس تولہ اس کے پانی میں کھرل کرا کر جب ہاتھ میں نہ رڑکے

رتن جوت

از رشحات جناب حکیم امام بخش صاحب ـــــ بہاولپور

یہ ایک عجیب خوشنما بوٹی درخت کریر اور جنڈ کے نیچے بساکھ جیٹھ میں ہمارے ملک یعنی ریگستان روہی، تھر ملک پنجاب کے اکثر اضلاع میں ہوتی ہے۔ شکل اس کی بعینہٖ مثل کھجھناک کے پنجہ کے ہوتی ہے۔ زمین پر بھی ہوتی اور شاخیں سرخی مائل۔ برگ خورد خورد مثلِ سلونک ہوتے ہیں۔ خدا یک بالشت کے اندر اندر رہتا ہے۔ اکھاڑ کر رکھ چھوڑو تو تین ماہ تک خشک نہیں ہوتی۔ گرمی سے جس کے سر کا تالو جلتا رہتا ہے۔ پگڑی۔ رکھی جاتی ہو یا جس کو گرمی سخت کا دھڑکا ہو یا حرقت یعنی ہیضاب میں جلن ہو۔ یا خاص سوزاک ہو اور کسی علاج نہ جائے۔ ان چاروں امراض کے لئے تو میرا خاص تجربہ ہے۔ کہ جہاں ہفتہ بھر چھ ماشہ روزمرہ مثل سرد ائی گھوٹ کر چھانکر دو تولے مصری ملا کر یہ بوٹی پائی گئی ہے وہیں ان امراض کا نام و نشان نہ رہا۔

مصفی خون:۔ رتن جوت کے پتوں کو کوٹ کر ان کا رس نکالیں۔ اس میں سے ایکتولہ لیکر ایکتولہ شہد اور دس تولہ پانی ملا کر صبح نہار منہ پئیں۔ دو چار ہفتہ تک حسب ضرورت گندے اور خراب خون کو صاف کرنے کے لئے بے نظیر ہے۔

دافع مرگی:۔ رتن جوت کے پتوں کا رس ناک میں ٹپکانے سے مرگی کا دورہ دور ہو جاتا ہے۔

دافع سنگ گردہ و مثانہ:۔ ایکتولہ رتن جوت لیکر پانچ عدد کالی مرچ کے ساتھ پیسکر پانی ملا کر پینا سنگ گردہ و مثانہ کو خارج کر دیتا ہے۔

ہاتھ پاؤں کی جلن:۔ ہاتھ پاؤں اور کلیجہ کی جلن کو دور کرنے کیلئے رتن جوت ایک بہت ہی لاجواب چیز ہے۔ ایکتولہ تر و تازہ بوٹی لیکر پانچ عدد کالی مرچ کے ساتھ پانی کی مدد سے گھوٹ چھان کر پانچ سات روز تک پلانے سے ہاتھ پاؤں کی جلن کو بہت فائدہ ہوتا ہے

(۹) ایک مشہور عام درخت کی چھال کا کرشمہ۔

اسے چلم میں رکھکر دو چار کش لگائیے۔ زہریلے سے زہریلے بچھو کے کاٹے کو فوراً
ہوگا۔ ۔ نوٹ میں پیٹنٹ ادویات بابت ماہ جون و جولائی سنہ ۱۹۳۱ء میں مکمل چھپا ہوا
سے بارہ عرض کیا جاتا ہے۔ مشہور و معروف مصفی خون درخت نیم کے سوکھے ہوئے
جو سبز و اور پرانی نہ ہو۔ خواہ تازہ بتازہ ہو خواہ قدرے سوکھی ہوئی نیم چھال
لے کر چلم میں تمباکو کی جگہ (یا تمباکو پیتے ہوں تو نصف وزن تمباکو اور نصف وزن
چھال) پائیں ——— چند منٹ میں بچھو کا زہر دور ہو جائے گا۔ زیادہ زہر
جانے کے لئے بعض اوقات اس چھال کے ساتھ ایک عدد مور جانور کا پر بھی چلم
میں رکھ لیا جاتا ہے ——— ایڈیٹر

(۱۰) ایک بوٹی جسے تین چار ماشہ کی مقدار میں چلم میں رکھکر دو
چار کش لگائیں تو شدید سے شدید ہچکی جو کسی علاج سے بند ہونے
میں نہ آتی ہو فوراً بند ہو جائے گی۔ یہ بوٹی ہر شہر، ہر قصبہ اور ہر
گاؤں میں ایک پیسہ کی چھٹانک سوا چھٹانک کے حساب سے
عام ملتی ہے۔

نوٹ: بلدی ہے اس نسخہ کا مفصل ذکر آب حیات کی اسی اشاعت میں پہلے کہیں
ہو چکا ہے وہاں دیکھ لیں۔

جواہرات کے خزانے

ہر وقت پاؤں تلے روندے جانے والی گھاس پھونس میں جواہرات کے خزانے پوشیدہ ہیں لیکن
آپ کے پاس ان خزانوں کی چابی نہیں ہے ——— اسی کتاب کا جو اب آپکے ہاتھ میں
ہے دوسرا صفحہ آج ہی طلب فرمایئے آپکو ان خزانوں کی چابی مل جائے گی۔

(۸) وہ بوٹی جس کو ایک دفعہ استعمال کرنے سے پندرہ دن تک
دفعی بھوک نہ لگے بالکل عام ملنے والی بوٹی ہے۔

یہ بوٹی چرچٹہ ہے جسے چھکنڈہ بھی کہتے ہیں۔ موضع منصور پور ضلع مظفر نگر میں
میں نے آج سے چار سال پیشتر اس کا تجربہ کیا تھا۔ اس کے تخم لے کر کوٹ کر کھیر بنا کر
استعمال کی تھی۔ چار روز کے بعد قے کر کے یہ کھیر باہر نکالی اور اتنا مادہ خارج کیا تب کہیں
جا کر دوسرے روز بھوک لگی۔ سادھو اور سنیاسی اس کا استعمال کر کے مہینہ مہینہ بغیر
کھائے پیئے مگن رہتے ہیں۔

(آپ کا پریم آتما صوفی رام روپ ورمن)

وہ دوا جس کا جواب نہیں ہے

آتشینہ

ریجسٹرڈ

نہ دست
نہ جلاب لینے کی حاجت
نہ پرہیز کا جھگڑا
فائدہ مستقل
اکسیرانہ دوا
ایک ہی دوا جس سے مرض کی تمام علامات
دب جاتی ہیں۔ چھ روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک

نہ قے
نہ انجکشن کی ضرورت
نہ استعمال کرنے میں کوئی جھنجٹ
ہر موسم میں قابل استعمال
اکسیرانہ فوائد
کھل کر دیں جس سے آتشک کے زہر سے
بدن کلیتہً پاک ہو جاتا ہے۔ قیمت ۱۲ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

فائدہ نہ ہونے کی صورت میں پوری قیمت واپس کر دینے کا قانونی معاہدہ۔

پس آتشینہ سے بہتر دنیا میں اور کونسی دوا ہو سکتی ہے؟ آتشینہ وہ دوا ہے جس کا کوئی جواب نہیں ہے۔

پختے ہوئے دودھ کو گرم کریں اور اس میں کنگھی کی شاخ پھیرائے جائیں
ہیں مت بھولنا یاد رہیں ——— اگرچہ یہ دودھ بالکل اصلی دودھ جیسا ذائقہ نہیں
لیکن اسے جمانے سے گھی اصلی دودھ جتنا ہی نکل آتا ہے۔

یہ بہت ہی بے نظیر بوٹی ہے ضرورت ہے کہ ناظرین اس کے تفصیلی خواص
ہوں۔ اس لئے میں کو بڑھانے والے ؛ سیروں دودھ ہضم کرانے والے ؛ جان کو طاقت
دینے والے اور چہرہ کا رنگ سرخ کرنے والے اس بوٹی کے نسخہ جات اس کتاب
کسی اگلے حصہ میں بتائے جائیں گے۔ یہاں صرف وہی نسخہ بتایا گیا ہے جس کا وعدہ
کیا گیا تھا۔

(مصنف رام روپ ورمن)

(۷) ٹکے سیر بکنے والی وہ جڑی۔ جسکو بچھو کے منہ پر لگاتے ہی بچھو فوراً مر جاتا ہے

——— بچھو کاٹے کا شرطیہ علاج۔

یہ بوٹی موتی ہے۔ وہی مولی جو گاجر کی قسم کی ایک موٹی جڑ ہے۔ اور جس کی
سبزی ترکاری بنائی جاتی ہے۔

مولی کو آپ اب تک ایک معمولی سبزی سمجھتے رہے ہونگے۔ لیکن ہم آپکو
بتانا چاہتے ہیں کہ اس میں بے شمار خوبیاں ایسی بھی ہیں جن کا ابھی تک آپ کو خواب
بھی نہیں آیا۔ یہاں اس کی صرف ایک خوبی جس کا عنوان بالا میں وعدہ کیا گیا ہے بیان
پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ تفصیلی حالات سے آگاہی چاہو تو اسی کتاب کے باقی دوسرے حصے بھی
ضرور دیکھو۔ کیونکہ ساری باتیں اس کتاب میں نہیں سما سکتیں۔

مولی میں پرماتما نے کچھ ایسی عجیب تاثیر رکھی ہے کہ اگر اسکی چیری ہوئی پھاڑ کو بچھو کے منہ
پر لگا دیں تو وہ فوراً مر جائیگا ——— اسی طرح عرق مولی میں مغز چمالگوٹہ رگڑ کر رکھنے سے
آپ بچھو کے تریاق اعظم کے مالک بن سکتے ہیں۔ میرے ہاں سے یہی تریاق چار آنہ فی شیشی
کے حساب سے خوب نکلتا ہے۔ اور اس کو زیادہ تر عطوائی خریدتے ہیں۔ کیونکہ یہ عرق
قے اور چکر وغیرہ کا بھی شافی علاج ہے۔ جہاں بھڑ کاٹ کھائے وہاں اسکو لگاتے ہی آرام
ہو جائیگا اور درد فوراً بند ہو جائیگا۔

(آپکا پریم آتما صوفی رام روپ ورمن)

(۵) ایک حیرت انگیز بوٹی جس کے رس کی پھریری ناک کے پاس لانے سے بے شمار چھینکیں آتی ہیں ——— نزلہ و زکام کا واحد علاج۔

یہ بوٹی کثیر ہے۔ جس کی دو قسمیں ہیں۔ کثیر سفید گل۔ کثیر سرخ گل۔ باغات اور ریلوے سٹیشنوں پر عام ملتی ہے۔

اس کے پتوں کے عرق میں چھینکیں لانے کی بڑی زبردست تاثیر ہے۔ اس کے پتوں کے رس کے دو قطرے ہتھیلی پر رکھ کر سونگھیں ——— یہ نزلہ زکام کا بہت کارگر علاج ہے۔ اس میں نزلہ و زکام کو مستقل طور پر دور کرنے کی تاثیر بھی ہے۔ اور فوری طور پر روکنے کی بھی ——— اس کا درخت کئی گز اونچا ہوتا ہے۔ اس کے تمام اجزا طبی طور پر بے حد مفید ہیں اسلئے اس کے تفصیلی خواص اس کتاب کے کسی اور حصہ میں لکھے جائیں گے۔

(صوفی رام روپ دمن)

(۶) پھٹے ہوئے دودھ کو پھر سے اصلی حالت پر لانے والی عجیب غریب جڑی۔

یہ بوٹی کنگھی ہے۔ جس کا دوسرا نام گنگیرن بھی ہے۔ یہ بہت مشہور بوٹی ہے۔ ہندوستان کے تمام گرم اور کوہستانی علاقوں میں بہت کثرت سے پیدا ہوتی ہے ایک فٹ سے لیکر چھ سات فٹ تک بلند، شاخیں گھنی، پتے انجیر کے پتوں سے ملتے جلتے اور کنگرہ دار، پھول کا رنگ زرد، پھل کنگرہ دار کنگھی کیطرح چونکہ اسکا پھل کنگھی کی مانند کنگرہ دار (لیکن گول) ہوتا ہے اسلئے اسے کنگھی کہا جاتا ہے

بعض بیجنسوں کا دودھ گرم کرنے سے پھٹ جایا کرتا ہے۔ ان کو بنولوں وغیرہ کے ساتھ ایک سیر کنگھی بوٹی روزانہ کھلائی جائے تو یہ نقص بہت جلد دور ہو جاتا ہے

زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ اس کے پتوں کا عرق نچوڑ کر پانی میں ڈالا جائے تو پانی فوراً
جاتا ہے ——— عرق اتنا ہونا چاہیئے جس سے پانی کا رنگ گہرا سبز ہو جائے
——— اس بوٹی سے پانی گاڑھا ہو کر اس کی گانٹھ بندھ جاتی ہے۔ مگر اس کی
وجہ حرارت اتنا ہی رہتا ہے۔ پانی برف کے برابر ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ جن کو منی کی حرارت
کی وجہ سے جریان و احتلام کی شکایت ہو ان کے لئے یہ بوٹی واقعی مفید ہے۔
چھ ماشہ کی مقدار میں لے کر پانچ سات کالی مرچوں کے ساتھ گھوٹ کر پانی ملا کر صبح کے
وقت پائیں۔ اس میں میٹھا بھی ملا سکتے ہیں۔ ترشی اور قبض کرنے والی چیزوں سے
پرہیز کریں۔

(صوفی رام روپ دہن)

(۴) وہ بوٹی جس کو آپ ایک دفعہ چبا کر تھوک دیجئے اور کوئی میٹھی
سے میٹھی چیز کھائیے تو اس کا ذائقہ ایسا معلوم ہوگا۔ گویا آپ نے
خاک پھانکی ہے۔

یہ بوٹی گڑمار ہے۔ جسے سنسکرت میں میش سرنگی اور بنگالی میں میراسنگی
کہا جاتا ہے۔ ہندوستان میں دکن اور سی۔ پی (وسطی ہند) میں بکثرت ملتی ہے۔ یہ
بوٹی ذیابیطس (پیشاب میں شکر آنا) کی شکایت کو دور کرنے کے لئے عالمگیر شہرت
رکھتی ہے۔ اس کی پتیوں کا سفوف ایک ماشہ کی مقدار فی خوراک کے حساب سے
دن میں چار دفعہ مریض ذیابیطس کو پانی کے ساتھ پھنکا دیا جائے یا گھوٹ کر پلا دیا جائے
تو پیشاب میں شکر آنے کو بہت جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔ اس کی جڑ کا یہ خاصہ ہے (اور
پتوں کا بھی) کہ اسے خوب اچھی طرح چبا کر تھوک دیا جائے اور پھر کوئی میٹھی چیز گڑ
وغیرہ کھائی جائے تو مٹھاس قطعاً محسوس نہیں ہوتی۔ اور اسی وجہ سے اسے گڑمار
کہا جاتا ہے۔ یہ بہت بے نظیر بوٹی ہے۔ اس کے دوسرے خواص و فوائد اسی کتاب
کے کسی اور حصہ میں لکھ دیئے جائیں گے۔ یہاں تو صرف عنوان بالا ہی کو پورا کرنے کی

ہو جاتا ہے۔ جس طرح تازہ جوار کے گنے کا چھلکا اتارا جاتا ہے۔ بس اسی طرح
خشک جوار کے پھڑوں کو چھیل کر یوں کاٹ کر رکھ لیں۔ اس طریقے سے آپ
ایک گھنٹہ میں پورے ایک ہزار لیکٹو میٹر تیار کر سکتے ہیں۔

دودھ دیکھنے کا طریقہ :- دودھ جس کا امتحان کرنا ہو اس میں یہ ایک دیسی
لیکٹو میٹر ڈالیں اگر دودھ میں پانی کی آمیزش ہوگی تو لیکٹو میٹر پانی سے بھر جائے گا
یہی جیسا جائے گا۔ اگر دودھ خالص ہوگا تو لیکٹو میٹر بھیگے گا نہیں۔ اس حیرت انگیز
لیکٹو میٹر میں سب سے زیادہ تعریف کی بات یہ ہے۔ کہ دودھ سے پانی الگ نکالا
جا سکتا ہے۔ جو انگریزی اور جاپانی ساخت کے لیکٹو میٹر سے ناممکن ہے۔

(صوفی رام روپ صاحب ورمن (روپ — بہم)

(۳) وہ بوٹی جسے پانی کے گھڑے میں ڈالنے سے تمام پانی آپ کے دیکھتے دیکھتے دہی کی مانند جم جائے۔

آپ نے بازاری دوا فروشوں کو دیکھا ہوگا کہ بوٹیوں کی کرامات بیان کرتے وقت ایک بوٹی کو دوا کوٹ کر پانی میں گھولتے ہیں اور پھر اس پانی کو چھان کر تھوڑی دیر کے لئے دھانپ کر رکھ دیتے ہیں ——— چند منٹ کے بعد جب اس پانی پر سے ڈھکنا اٹھایا جاتا ہے۔ تو پانی جما ہوا ملتا ہے ——— ناظرین بوٹی کا یہ کرشمہ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں ——— اور دوا فروش بڑے زوردار لفظوں میں کہتے ہیں کہ یہ بوٹی کھائی جائے تو پانی جیسی پتلی منی کو بھی اسی طرح سے جما دیتی ہے (گاڑھا کر دیتی ہے) جس طرح سے ان کی آن میں یہ پانی جما دیا ہے اور وغیرہ وغیرہ ——— اور پھر کچھ نہ پوچھئے۔ بازاری دوا فروش کا گھاس پھوس سونے چاندی کے بدلے میں فروخت ہو جاتا ہے۔ آئیے آج ہم آپ کو اس بوٹی کا نام اور حلیہ وغیرہ بتائیں۔

نام اور حلیہ :- اس بوٹی کا نام جل جمنی ہے۔ یہ ایک بیل ہے۔ جس کے پتے بیضوی شکل کے ہوتے ہیں۔ پہاڑوں اور ٹیلوں اور جنگلوں میں عام ملتی ہے۔ تازہ بوٹی

ہیں آپ اس سے ایک گھنٹہ کے اندر اندر ایک ہزار لیکٹومیٹر
(دودھ میں پانی کی ملاوٹ پہچاننے کا آلہ) تیار کیجئے۔ یہ لیکٹومیٹر جہاں
مفت تیار ہوتا ہے وہاں اس میں یہ خوبی بھی ہے کہ اس کے ذریعہ
آپ دودھ سے پانی کو بالکل جدا کر سکتے ہیں۔ حالانکہ انگریزی لیکٹو
سے جو قیمتاً ملتا ہے ایسا ہونا ممکن نہیں۔

دودھ خالص ہے یا اس میں پانی ملا ہوا ہے۔ یہ پہچاننے کے لئے آج کل
بازاروں میں نئی سائنس کا ایجاد کردہ شیشے اور پارہ سے تیار کردہ ایک آلہ عام
طور پر دیکھا جاتا ہے۔ جس کو لیکٹومیٹر کے نام سے نام زد کیا جاتا ہے۔ جس کی قیمت
کم سے کم چھ آنہ ہے۔ مگر آج صرف ناظرین آبحیات کی خاطر وہ حیرت انگیز راز افشا کر رہا
ہوں جسے جان کر آپ بلا قیمت خود اپنے گھر پر لیکٹومیٹر تیار کر سکتے ہیں۔ آج بیسویں
صدی میں جہاں انگریزوں کو شیشے یا دیگر دھات کے کل پرزوں اور مشینریوں پر
فخر ہے وہاں آج ہم ان کے سامنے اپنے بزرگوں کا ایک پٹلہ رکھ کر انہیں حیران
کر سکتے ہیں۔ سائنس کے دلدادہ آج نئی نئی ایجادوں کو دیکھ کر بھوچکے ہوئے ہیں۔ انہیں
یہ معلوم نہیں کہ جو کچھ ہم بھول رہے ہیں غیر ممالک اس کو سیکھ کر ہماری عقلیں گم کر
رہے ہیں۔ دودھ پہچاننے کا آلہ آج سے کروڑہا برس پہلے تھا۔ اگر آپ کو یقین نہ
ہو تو آئیے آپ کو ایک منٹ کے لئے پراچین ویدک تہذیب کے اندر لے جاؤں
تاکہ آپ کو یقین ہو جائے کہ وید تمام علوم و فنون کے منبع ہیں۔

عجیب راز کا انکشاف

جنگل میں جائیں اور جوار کے خشک پودوں کو جنہیں ہریانہ کی زبان میں
پھرڑے کہتے ہیں۔ چھیل کر نگاہ رکھیں۔ بس یہ آپ کے لیکٹومیٹر ہیں۔ چھیلنے

کر دیکھے۔

جناب وحید رام رجھپال صاحب ریکھی (راجپورہ) نے یہ عمل مندرجہ ذیل طریقہ سے پیش کیا ہے۔ اگر اس طریقہ کو ہمارے متذکرہ بالا تجربہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو بہتر معلوم ہوتا ہے ——— ایڈیٹر

بچھو کے زہر کا اثر زائل کرنے کیلئے کراماتی ہاتھ بنانا

یہ طریقہ ہمارا بارہا بار کا مجرب ہے آم کے درخت کا پھول (جس کے آم ہنوز ہیں) جب کچا ہو مگر پختگی پر آنے لگ گیا ہو اور اس میں خوشبو پیدا ہو چکی ہو۔ دو چار درختوں سے تھوڑا تھوڑا توڑ کر کسی رومال میں ڈال لو۔ اور کام کاج سے فارغ ہو کر ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ تک اس پھول کو لگاتار آہستہ آہستہ دونوں ہاتھوں میں ملتے رہو۔ تاکہ اس کا پانی ہاتھوں میں جذب ہوتا ہے۔ اس سے بور جیسی خوشبو ہاتھوں میں سے آنے لگ جائے گی۔ اور بور کا میل جیسا ہاتھوں پر ملتے ملتے جم جائیگا بس محض تین چار گھنٹہ بعد تک اپنے ہاتھ نہیں دھونے چاہئیں۔ بعد ازاں جو چاہو ہاتھوں سے کرو۔ کوئی پرہیز نہیں۔ اب آپ کے یہ ہاتھ کراماتی بن گئے۔ جہاں پر بچھو یا بھڑ یا ڈیوں وغیرہ کاٹے اس جگہ پر محض ہاتھ رکھدو۔ خواہ اپنے بدن پر کاٹے یا کسی دوسرے کے۔ صرف چار پانچ منٹ بعد زہر کا اثر زائل ہو جائے گا۔ گویا بچھو یا ڈیوں وغیرہ نے کاٹا ہی نہیں۔ کئی دم گزیدہ خواہ کتنا ہی بے قرار کیوں نہ ہو ایسا سلام ہو گا گویا جادو سے درد بند ہو گیا۔ لطف یہ ہے کہ محض ایکبار کے ملنے سے پورے سال بھر تک (جب تک کہ دوبارہ پھول نہ آجائے) اس بوٹی کا اثر قائم رہتا ہے۔

(وحید رام رجھپال صاحب ریکھی ——— راجپورہ)

(۲) ایک مشہور و معروف بوٹی جسے کسان بیلوں کو کھلاتے

ہے ——— کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ یہ عمل کر لینے سے دوبارہ کبھی
کے وقت تک ہاتھوں میں یہ تاثیر موجود رہتی ہے اور دوبارہ کہرا آنے پر
ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کی صداقت یا عدم صداقت کے متعلق نہ تو تجربہ کرنے
والوں کی رپورٹ سے کچھ معلوم ہو سکا اور نہ میں اپنے ذاتی تجربہ و قیاس کی بنا پر
اس کے متعلق آپ کو کوئی صحیح بات بتا سکتا ہوں۔ لہٰذا اس کا آپ خود تجربہ
کر کے دیکھئے اور اپنے تجربہ کے نتائج آبِ حیات میں ضرور شائع
کرائیے۔

چلتی ٹرین میں بیٹھے ہوئے ہی دور سے آم کے پھولوں کی طرف ہاتھ
پھیلا دینے سے ہاتھوں میں مذکورہ بالا تاثیر آجاتی ہے یا نہیں ———
اس کا بھی آپ خود ہی تجربہ کر دیکھئے۔ بغیر تجربہ کئے نہ تو میں اس کی مخالفت میں کچھ
کہنا چاہتا ہوں اور نہ اس کی صداقت کو ماننے کیلئے تیار ہوں۔

پھر کہا جاتا ہے کہ اس عمل سے ہاتھوں میں یہ تاثیر بھی آجاتی ہے کہ
ہاتھ سے چھونے سے سانپ کا زہر بھی دور ہو جاتا ہے۔ اس بات کا بھی
آپ خود ہی تجربہ کیجئے۔ ہمارا تجربہ اس کے متعلق آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا۔
کہا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا تاثیر ہاتھوں میں صرف اسی صورت میں آسکتی
ہے جبکہ آم کے کہرے کو پہلی نظر دیکھنے پر اسے ہاتھوں سے چھو لیا جائے
——— لیکن یہ بات ہمارے تجربہ میں درست ثابت نہیں ہوئی۔
ہمارا تجربہ ہے کہ آم کے کہرے کو جس وقت بھی آپ کا دل چاہے ہاتھوں
میں خوب اچھی طرح سے مل لیجئے۔ تو ہاتھوں میں یہ تاثیر آجائے گی کہ بچھو
کے کاٹے کے مقام پر دو چار منٹ ہاتھ پھیرتے رہنے سے زہر بالکل اتر
جائے گا۔ یہ بات خواہ کتنی ہی مضحکہ خیز کیوں نہ معلوم ہو لیکن اس کی صداقت
میں کوئی کلام نہیں ہے ——— ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ آپ خود

ہے تو لیجیے۔ ابھی آپ کے سامنے اس کا تجربہ کرتا ہوں ——— کچھ
دیر کے بحث مباحثہ کے بعد انہوں نے مجھے یہ عمل بتایا جو اس مختصر ہے کہ
آم کے درخت کا مور (مور جانور نہیں بلکہ آم کے درخت کا وہ پھول (بور) کہ
جو پھل لگنے سے پیشتر آم کی شاخوں کے سروں پر دیکھا جاتا ہے جب
پہلی مرتبہ دیکھو تو اسے اپنے ہاتھوں سے چھو لو تو بس ہاتھوں میں یہ تاثیر
آجائے گی کہ ادھر بچھو کے کاٹے کے مقام پر ہاتھ رکھا اور ادھر درد غائب۔
الف: کہ ایک ہاتھ سے مور کو چھوؤ گے تو ایک ہاتھ میں یہ تاثیر آئے گی اور دونوں
ہاتھوں سے چھوؤ گے تو دونوں ہاتھوں میں ——— پھر انہوں نے یہاں تک
سہالہ کیا کہ چلتی ٹرین میں بیٹھے ہوئے اگر پہلی مرتبہ آم کا مور کہیں نظر آجائے تو وہیں
مور کی طرف ہاتھ پھیلا دینے سے ہاتھوں میں مذکورہ بالا تاثیر آجاتی ہے۔
یہی نسخہ کچھ ردوبدل کے ساتھ میں نے پہلے بھی کئی کتابوں میں دیکھا تھا مگر
اس کی صداقت کا یقین نہ مجھے کتابوں میں اس کا ذکر پڑھ کر آیا تھا اور نہ اب اپنے
دوست کی زبانی اس کی ساحرانہ تاثیر کا قصہ سن کر آیا ——— تاہم اپنے
دوست کی زبان سے اس کی ساحرانہ تاثیر کا ذکر سن کر میرے دل میں اس کی
آزمائش کا شوق ضرور پیدا ہو گیا۔
اس عمل کی (جو بظاہر ایک مضحکہ خیز معلوم ہوتا تھا) آزمائش کا اشتیاق پیدا
ہونے پر میں نے ضلع انبالہ میں جہاں آم کے درخت عام ہوتے ہیں اپنے بعض
دوستوں سے اس عمل کا ذکر کیا اور ان سے اس کی آزمائش کا وعدہ لیا
——— آزمائش کی جو رپورٹیں پانچ چھ جگہ سے گذشتہ دو تین سال میں میرے
پاس پہنچی ہیں ان سے یہ تو صاف ظاہر ہے کہ آم کے درخت کے مہر میں یہ تاثیر تو
ضرور اور یقیناً ہے کہ اسے ہاتھوں میں خوب اچھی طرح مل لینے پر ہاتھوں میں یہ تاثیر آجاتی
ہے کہ بچھو کے کاٹے کے مقام پر ہاتھ پھیرنے سے درد قطعاً غائب ہو جاتا

صاحبانِ کمال کے سینے کے راز

اس عنوان کے ماتحت ان تمام عجیب و غریب نسخہ جات کا راز افشا کیا جاتا ہے۔ جن کا اعلان اسی عنوان کے ماتحت آجہات کی گذشتہ اشاعتوں میں ہوتا رہا ہے ——— جو نسخہ اسی اشاعت میں کسی دوسری جگہ درج ہے اس کا حوالہ بھی اسی عنوان کے ماتحت دیدیا گیا ہے تاکہ ناظرین پر بخوبی ظاہر ہو جائے کہ اعلان کردہ نسخہ جات میں سے کوئی نسخہ پوشیدہ نہیں رکھا گیا ——— باقی جو کچھ اس نمبر میں پیش کیا گیا ہے وہ اعلان کردہ نسخہ جات سے ہوا ہے۔ اسے بن مانگے موتی کہیئے ——— موعودہ جواہرات یہ لیجئے ——— یہ حاضر ہیں ——— ایک ایک کر کے گن کر پورے کر لیجئے

ایڈیٹر

(۱) ایک وہ بوٹی جسے ایک مرتبہ ہاتھ سے چھو لینے پر ہاتھ میں یہ تاثیر آجاتی ہے کہ جہاں بچھو کے کاٹے کے مقام پر اسے پھیرا دیں تکلیف اور درد غائب اور زہر قطعی طور پر کافور

کئی سال ہوئے میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ مجھے ایک سنیاسی صاحب نے بکمال مہربانی ایک عمل عطا فرمایا ہے اور وہ عمل ایسا عجیب و غریب ہے کہ اس سے ہاتھ میں یہ تاثیر آجاتی ہے کہ بچھو یا بھڑ کے کاٹے کے مقام پر ادھر ہاتھ پھیرا نہیں کہ ادھر درد غائب ہوا نہیں۔ میں نے کہا کسی رمل عمل کا تو میں قائل نہیں ہوں۔ تاہم اگر کوئی قابل قدر چیز

تین چار روز تک ایسا کرنے سے سوکھتا ہوا بچہ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔

لاہور کے ایک بہت ہی مشہور و معروف دواخانہ سے جس کے مالک ایک پنڈت بھی ہیں۔ یہ دوا ایک بچہ کے لئے ایک روپیہ میں ملتی ہے۔ صرف دوا ایک روپیہ میں دی جاتی ہے۔ نسخہ نہیں بتایا جاتا۔ ایک بچہ کے لئے دوا کی قیمت ایک روپیہ ہے تو نسخہ کی قیمت ایک سو روپیہ بھی ہو تو کیا زیادہ ہے؟ ——— اس سے آپ آبحیات کے اس خاص نمبر کی قیمت کا اندازہ لگا لیجئے جس میں ایسے سینکڑوں بیش قیمت راز افشا کر دئے گئے ہیں ——— قدر کیجئے تو یہ نمبر ہزاروں روپیہ قیمت کا ہے۔ ورنہ ڈیڑھ سو صفحہ کی ضخامت اور کئی بلاک کی تصویروں کو دیکھکر رائج الوقت بازاری قیمت ڈیڑھ روپیہ تو یقیناً اس کی کوئی قیمت نہیں ہے ——— اس نمبر کو اگر آپ پسند کرتے ہیں تو اس کے حصہ دوم کو اور بھی زیادہ پسند کریں گے۔ ابھی سے حصہ دوم کے لئے درخواست بھیجدیں تو حصہ دوم کی قیمت آبِ حیات کے خریداروں سے ڈیڑھ روپیہ کی بجائے صرف بارہ آنے لی جائے گی۔ اور عام خریداروں سے سوا روپیہ (سوا) شائع ہو چکنے کے بعد آبحیات کے خریداروں سے ایک روپیہ اور عام خریداروں سے ڈیڑھ روپیہ قیمت وصول کی جائیگی ——— جو بالکل برائے نام ہے۔

کنگھی بوٹی ایک مشہور بوٹی ہے اس کا پودا ڈیڑھ فٹ سے لیکر چھ سات فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ شاخیں گھنی اور پتے کنگرہ دار۔ پھول کا رنگ شوخ زرد۔ پھل دندانہ دار کنگھی کیطرح لیکن گول (اس کا پھل چونکہ کنگھی کیطرح دندانہ دار ہوتا ہے اسلئے اسے کنگھی کہتے ہیں) اس پھل میں سیاہ رنگ کے بیج ہوتے ہیں + ایڈیٹر

صرف ایک ہی کا طلبگار ہے۔ باقی کا ذکر اس کتاب کے کسی دوسرے حصہ میں ہوگا۔

بلہل جو ایک بہت ہی مشہور و معروف بوٹی ہے اسے تازہ بتارہ سے لے کر کڑلیہ بنائیں اور بخار چڑھنے سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پیشتر نبض پر باندھیں ——— وہاں آبلہ ہو جائے گا۔ سوئی سے چھید کر پانی نکال دیں۔ اور وہاں کھن لگا دیں۔ ایک دو دن میں ٹھیک ہو جائے گا ——— تپ بخار کو روکنے کے لئے یہ شرطیہ نسخہ ہے ——— ایڈیٹر

(۱۴) وہ بوٹی جس کے پھول جتنی تعداد میں کھاؤ شرطیہ طور پر اتنے ہی سال تک آنکھ نہ دکھے۔

یہ بوٹی منڈی ہے۔ جسے گورکھ منڈی بھی کہتے ہیں۔ بہت مشہور بوٹی ہے برسات میں پیدا ہوتی ہے۔ نہار منہ اس کی ڈوڈی (پھول) تازہ بتازہ جتنی تعداد میں نگل لیں (چبانے کی ضرورت نہیں) شرطیہ طور پر اتنے ہی سال تک آنکھ نہ دکھے گی ——— ایڈیٹر

(۱۵) وہ بوٹی جس کے دو تین پتوں کے صرف ایک دو دفعہ پشت پر مل دینے سے سوکھتا ہوا بچہ شرطیہ طور پر موٹا تازہ ہونے لگتا ہے۔

ایسی کئی بوٹیاں ہیں۔ لیکن موضوع صرف ایک کا طلبگار ہے ——— دو تین بنگلہ پان لے کر اچھی طرح کتھ چونا وغیرہ لگا کر کنگھی بوٹی کے دو تین پتوں کے ساتھ منہ میں رکھ کر چبائیں اور پیک بچہ کی پشت پر (ریڑھ کی ہڈی پر) لگائیں اور ہاتھ سے آہستہ آہستہ ملیں۔ چند منٹ بعد باریک باریک کرم نمودار ہو گئے ان کو چن دیجئے پھر دوبارہ پیک لگائیے اور کرم چن دیجئے۔

اس بوٹی کو تازہ بتازہ لے کر کوٹ کر تکیہ بنا کر مریض کی نبض پر باندھ دیں۔ چند گھنٹوں میں وہاں آبلہ ہو جائے گا۔ اسے سوئی سے چھید کے پانی نکال دیں۔ پھر اس پر مکھن لگا دیں ——— بس گلٹی دب جائے گی اور بخار اتر جائے گا ——— لیکن گلٹی دب جانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ لمحہ بہ لمحہ افاقہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بوٹی زہروں کے زہر کو فنا کر دیتی ہے ——— باقی برائے طبیب ——— ایڈیٹر

(۱۲) وہ بوٹی جسے گھوٹ کر پلا دینے سے ایک تولہ سنکھیا کھایا ہوا بھی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

یہ بوٹی ارنڈ ہے جو ایک عام مشہور پودا ہے۔ اس کی کونپلیں ایکتولہ لے کر گھوٹ چھان کر پلائیں ——— پھر پلائیں ——— اور پھر پلائیں حتےٰ کہ قے کے راستے تمام سم الفار معدہ سے نکل جائے ——— اسہال بھی ہو جائیں تو کوئی اندیشہ نہیں ——— زیادہ سم الفار خود بھی معدہ میں نہیں ٹھیرتا ——— باقی کے لئے یہ بوٹی کافی ہے ——— اسی قسم کی اور بھی بیسیوں بوٹیاں ہیں مگر ان کے ذکر کی گنجائش یہاں نہیں ہے۔ ناظرین خواہش کرینگے تو جڑی بوٹی نمبر کے کسی دوسرے حصہ میں ان بوٹیوں کا ذکر کر دیا جائے گا ——— ایڈیٹر

(۱۳) وہ بوٹی جسے نبض پر باندھ دینے سے شرطیہ طور پر تپ دق بخار نہیں چڑھتا۔

بیسیوں بوٹیوں میں یہ تاثیر ہے کہ اگر انہیں تپ دق بخار چڑھنے سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے نبض پر باندھ دیا جائے تو بخار نہیں چڑھتا۔ مگر یہاں موضوع

——— (ایڈیٹر) ———— (ڈی کی بجائے ڈ کا پیدا ہوگا)

(۱۰) وہ بوٹی جس کی ایک ہی خوراک سے سخت سے سخت طاعون دور ہو جاتا ہے۔

یہ بوٹی لاجونتی ہے جو باغات میں عام ملتی ہے اس کے تخم دوا فروشوں کے ہاں سے بہت ہی سستی قیمت پر مل سکتے ہیں۔ یہ تخم لے کر آپ خود بھی گملوں میں اس کی کاشت کر سکتے ہیں۔ میں نے اس کے کئی پودے لگا رکھے ہیں ——— اس بوٹی کے پتوں کو کوٹ کر ان کا رس چار تولہ نکال کر ایک ہی مرتبہ پلا دیں۔ اور نتیجہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

——— باقی سب کچھ برائے طبیب ———— ایڈیٹر

(۱۱) وہ بوٹی جسے نبض پر باندھ دینے سے تین ہی چار گھنٹہ میں پلیگ کی گلٹیاں دب جاتی ہیں اور بخار اتر جاتا ہے۔

یہ بوٹی جل دھنیا ہے۔ جسے کوڑ بوٹی اور لٹوکری بھی کہتے ہیں۔ دریاؤں کے کنارے عموماً ملتی ہے۔ دہلی میں جمنا کے کنارے میں نے اسے اس کثرت سے دیکھا ہے کہ چھکڑوں کے چھکڑے اس سے بھرے جا سکتے ہیں۔ پتے دھنیے کے پتوں سے بالکل ملتے جلتے۔ پودا دو تین بالشت اونچا۔ جسے پھل بالکل خلفل دراز (گچھ پیپل) جیسا لگتا ہے۔ پتوں کو چبائیں تو مرچوں کی طرح زبان کو کاٹتے ہیں۔ ان کا رس کسی نرم جگہ پر لگا دیا جائے تو وہاں خراش پیدا کرتا ہے۔ ان کو کوٹ کر جسم کے کسی حصہ پر باندھ دیا جائے تو وہاں جلن ہو کر آبلہ پڑ جاتا ہے ——— یہ بوٹی طاعون کیلئے اکسیر ہے۔ لائق طبیب اسے بیسیوں طریقوں سے استعمال کرا کے فائدہ اٹھا سکتا ہے ———

کی شکایت ہو گی) ——— چھ سات خوراکوں کے استعمال سے جریان
سرعت انزال، اور ضعف باہ وغیرہ مردانہ امراض کا قلع وقمع ہو جاتا ہے۔ ایڈیٹر

(۸) وہ حیرت انگیز بوٹی جو پارے کے کچے کشتہ کو ایک
ہی ہفتہ میں پیشاب کے راستے خارج کر دیتی ہے۔

میرے تجربے میں اس قسم کی پچاسوں بوٹیاں ہیں لیکن سب سے
آسانی سے ملنے والی بوٹی تلسی ہے۔ تلسی بہت ہی مشہور و معروف پودا ہو
تاہم کسی صاحب کو معلوم نہ ہو تو کسی پوجا پاٹھ کرنے والے برہمن سے دریافت
کر سکتے ہیں۔ اس بوٹی کے دو تولہ پتے لے کر پانی ملا کر خوب گھوٹ چھان کر
روزانہ نہار منہ پلائیں۔ ایک ہی ہفتہ میں پارہ کا کچا کشتہ پیشاب کے راستہ خارج
ہو جائے گا۔ تلسی کے ساتھ کوہ عنب الثعلب یہ بھی بہت مشہور عام بوٹی ہے)
کے پتے دو تولہ بھی ملا لئے جائیں تو اور بھی بہتر ہو گا۔ بدستور گھوٹ کر پلائیں

(۹) وہ بوٹی جسکے استعمال سے لڑکی کی بجائے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ ایڈیٹر

ایسی پچاسوں بوٹیاں ہیں جن کے استعمال سے لڑکی کی بجائے لڑکا
پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن آپ کو وہ بہت آسانی سے مل جانے والی بوٹیاں
بتائے دیتا ہوں۔ اور وہ بھنگ اور شیو لنگی ہیں۔ دونوں کے تخم مطلوب
ہیں۔ بھنگ کے تخم بھنگ کے ٹھیکے سے اور شیو لنگی کے تخم تمام مشہور و معروف
آیورویدک دواخانوں سے عام طور پر مل جاتے ہیں۔ جب حمل ٹھیرے
ہوئے دو ماہ ہو جائیں تو عورت کو ہدایت کر دیں کہ بھنگ کے بیج سالم (بلا بیکے
پیسنے کی ضرورت نہیں) تازہ پانی کے ساتھ صبح نہار منہ پھانک لیا کرے۔
اور شیو لنگی کے بیج سالم شام کا کھانا کھانے سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے اسی طرح
تازہ پانی سے پھانک لیا کرے۔ یہ عمل پورے ایک ماہ تک جاری رکھیں

یہ بوٹی "راڑی" ہے۔ اس کا دوسرا نام رواڑی بھی ہے۔ گیہوں کے کھیتوں
میں اور اس سے بھی زیادہ مسور کے کھیتوں میں یہ بوٹی عام طور پر پائی جاتی ہے
اس کا تخم مسور کے دانہ کے ہم رنگ ہوتا ہے۔ لیکن مسور کے دانہ کی طرح درمیان سے
ابھرا ہوا اور کناروں سے پتلا نہیں بلکہ گول ہوتا ہے۔ اور مسور کے دانہ کی کسی قدر چپٹا
بھی۔ مسور کی دال میں اکثر راڑی مل جاتی ہے تو دال کے ساتھ گلتی نہیں اسلئے
عقلمند اور واقف کار کسان اسے مسور کی دال میں سے چن کر نکال دیتے ہیں۔
یہ مشہور چیز ہے۔ اب بھی آپ نہ سمجھے ہوں تو کسی بوڑھے کسان سے یہ حلیہ
اس کی شناخت کرالیں ——— تخم رواڑی کے ہموزن شنگرف رو
لیجیے (شنگرف مصفی ہو تو بہتر ہے) دونوں کو باریک پیس کر محفوظ رکھیئے۔
اس کی پہلی خوراک چھ ماشہ کی دی جائے۔ جس میں تین ماشہ شنگرف ہوگی۔ خوراک گائے
یا بھینس کے تازہ بتازہ کچے دودھ کے ساتھ دینی چاہیئے۔ دودھ میں میٹھا وغیرہ ملایا
جاسکتا ہے۔ دوسری خوراک سردیوں میں تیسرے دن اور گرمیوں میں چھٹے رو
دینی چاہیئے۔ اس دوران میں غذا دودھ چاول گھی۔ میٹھے پھل۔ اور میٹھے پھلوں
کے رس کے سوا اور کچھ نہ ہونی چاہیئے۔ موٹے بدن کے آدمیوں میں اس دوا کی
برداشت کی زیادہ قوت ہوتی ہے اور دبلے پتلے آدمیوں میں کم۔ سردی کا موسم
ہو اور دوا لینے والا بلغمی مزاج کا موٹا تازہ آدمی ہو تو اسے پہلی ہی خوراک ایک تولہ
کی دی جاسکتی ہے۔ جس میں چھ ماشہ کچی شنگرف ہوگی۔ اس کے برخلاف
دوا لینے والا دبلا پتلا گرم مزاج کا ہو اور موسم بھی گرمی کا ہو تو پہلی خوراک چھ ماشہ
سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے ——— پھر جب موافق آجائے ——— جب موافق
نہیں آتی تو اس سے متلی، قے، اور اسہال وغیرہ کی شکایتیں پیدا ہوتی ہیں ———
تو رفتہ رفتہ خوراک بڑھاتے جائیں۔ حتےٰ کہ دو تولہ تک پہنچ جائیں (جس میں ایک تولہ